Registered.

L. No 89

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۳۳ ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہے ۱۳ اگست سنہ ۱۹۰۹ء جلد ۳۷

مفید کتابیں مسیحی کارندوں کے واسطے

خاندانی فرائض

یہ کتاب ابھی شایع ہوئی ہے صفحہ ۲۰۰ قیمت ۴ر معہ محصول ڈاک ۵ر ہر صاحب خانہ پاسبان اور کارندے کے لئے تحفہ ہے ❊

سمپر دائے

اہل ہند کے مختلف ریت رسوم کی تشخیص نہایت دلچسپ کتاب صفحہ ۲۰۰ قیمت ۸ر معہ محصول ڈاک ۷ر ❊

مسیح کی تعلیم

مسیحی کارندوں کے لئے یہ کتاب ایک سونے کی کان ہے ڈاکٹر رابرٹسن نے تمام مسیحیوں کو اس کتاب کے وسیلے سے ممنون فرمایا ہے اردو اور رومن حروف میں قیمت اردو ۴ر اور ۸ر اور ۱۲ر محصول ار فی جلد زیادہ ❊

گنجینہ اسلام رومن اردو فی جلد ۴ر محصول ار

موازنہ مذاہب اردو ، ،،

ستیارتھ پرکاش درپن اردو ،،

شبد و غزلیں

اُردو حروف ۔ فی جلد ،، ۔۔ ۹ پائی

ہندی میں ،، ،، ۲ ،،

گورمکھی میں ،، ،، ۲ ،،

ایک آنہ کتابیں

مرزا غلام احمد قادیانی

شادی کی بابت

ازالۃ المرزا قادیانی

یسوع مسیح کون تھا؟

بائبل اور سائنس

اصلاح حفظان صحت

افلاس ہند کے قابل علاج اسباب

قصہ جات و کشش

نور العظیم باتصویر اردو حروف قیمت ۔ ۲۰۰ ر

رام پال سنگھ ۔ اُردو ۴ر رومن ۔۔۔ ۸ر

ہیرے کی سرگذشت قیمت ۱۲ اور ۶ر

عزت بے مثال ۔ ،، ۵ر ۔ ۸ر

دولت لازوال ۔ ،، ۵ر ۸ر

حالات جاپان باتصویر ،، ۔۔۔ ۸ر

چندر لیلا اُردو ۲ اور ۴ر گورمکھی ۔۔۔ ار

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ پنجاب رلیجس بک سوسائٹی لاہور سے بذریعہ وی پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

سی-ایل-ایس سوسائٹی کی اُردو کتابیں

رسالجات دلچسپ

ذنوب محمدیہ	۳ پائی
اے آدم تو کہاں ہے	"
ایک محروم سپاہی	"
مسیحی دین کی صداقت	"
بندرگاہ میں داخل ہونا	"
معجزہ	"
تم مسیح کی نسبت کیا خیال کرتے ہو	"
ارے اے سب لوگو	"
سچی اور جھوٹی خیرات	"
صفائی کی ضرورت	"
تاریخ پلیگ	"
ہدایت المتدین	"

جوانوں کیلئے ۱۲ قصوں کی کتابیں

عزت ہمیشال	رام پال سنگھ	ہیرا کا قصہ
شریف بیبیاں	جاپان کے حالات	چندر لیلا
لارڈ کلایو ہند میں	تاریخ یونان	رابنس کروسو
تاریخ مصر	مرقع روس	فوز العظیم

یہ سب کتابیں پانچ روپیہ ارسال کرنے پر دستیاب ہو سکتی ہیں

نئی کتابیں

خانگی فرائض	۴ر
اصلاح تمدن	۵ر
اصلاح اخلاق	۴ر
اصلاح زراعت	۱ر۲پائی
اصلاح حفظان صحت	۱ر
صنعت و دستکاری کی ترقی	۲ر
افلاس ہند کا علاج	۱ر
الکفارہ	۹پائی
ویدک تصنیفات	۱ر۹پائی
اسلام میں مسیح	۱ر۹پائی
آواگون یا ابدی زندگی	۲ر
سیر ہند باتصویر	عمر
شریف بیبیاں	۳ر اور ۲ر

ہدایت تیمارداران

کیا کوئی بیماروں کی خدمت اور خبرگیری سیکھنا چاہتا ہے؟ شاید یہ بیمار آپ کے گھر کے شریک ہونگے اس کتاب میں اس کی پوری خبر مل سکتی ہے قیمت ایک روپیہ عمر

یہ تمام کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ سے بذریعہ وی پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

نور افشاں

لودیانہ جمعہ ۱۳ / اگست سنہ ۱۹۰۹ء

عالم بالا کی قوت

خدا کی پاک روح کا پُر زور اثر جو اُن مسیحیوں پر ہوا جو ایک بالا خانے پر دعا کے لئے جمع تھے وہ بالائی قوت کا پہلا موقعہ تھا اسوقت کی موثر روحانی جس کی آواز بڑی آندھی کی مانند تمام بالا خانے کو بھر رہی تھی کوئی عام قسم کی شرقی یا غربی ہوا نہیں تھی بلکہ وہ اصلی اور حقیقی عالم بالا کی قوت تھی جو خدا کے تخت اور رتبے کی طرف سے اوپر سے نازل ہوئی تھی۔ اور اسی لئے وہ سب جو اس سے موثر ہوئے تھے "اوپر سے پیدا ہوئے" کہلاتے ہیں۔ اس روح القدس کا نزول گویا زبان حال سے بتارہا تھا کہ اُسکا بھیجنے والا اب دنیا سے اپنا اصلی مقصد پورا کرکے اپنے آسمانی تخت پر فروکش ہو گیا ہے جہاں سے اُس نے بندوں کے زور اور قوت کیلئے اور آسمانی نعمتوں اور برکتوں کو حاصل کرنے میں مدد کے لئے اپنا پاک روح بھیجا ہے +

گنہگار کے دل کی تبدیلی کا کام روح القدس کا کام ہے۔ اور اُس وقت سے اب تک پاک روح کا نزول اس کے بندوں پر وقتاً فوقتاً ہوتا رہتا ہے گنہگار کا خدا کی طرف پھرنا۔ روح القدس کیلئے عرض کرنا اسکا پہلا اور ضروری کام ہے لیکن روح القدس کا نازل کرنا اور تائب گنہگار کا تبدیل کر دینا اور اُس کو فرمانبردار فرزند بنانا صرف اسکا کام ہے جسکی طرف سے روح القدس کا انعام بھیجا جاتا ہے۔ نجات اوپر سے ہے۔ گناہ آلودہ اور سرکش گنہگار کا بچایا جانا کوئی چھوٹی اور ہلکی بات نہیں ہے۔ مسیح کے کفارے کے وسیلے سے جس نے اپنا قیمتی خون صلیب پر بہایا خدا کا عدل راضی کیا جاتا ہے اور آلودہ گنہگار کو پاک و صاف کرنیکے لئے روح القدس آسمان سے نازل ہوتا ہے۔ اور تب نجات کا دروازہ کھل جاتا ہے۔ گنہگاروں کو معافی اور ابدی زندگی حاصل ہوتی ہے۔ نجات اوپر سے ہے۔ کوئی انسانی طاقت اور ذریعہ ایسا نہیں ہے کہ جس کے وسیلے سے خدا تک رسائی ہو سکے۔ وہ جو "اوپر سے ہے" وہی دوسروں کو اوپر لے جا سکتا ہے اور روح القدس کے وسیلے سے وہ خدا کے ساتھ میل کرا کر بخشش کی زندگی بخشتا ہے گناہوں سے پاک و صاف کرنا اور تسلی بخشنا صرف روح القدس کا کام ہے۔ جو توبہ کرتا اور ایمان لاتا ہے وہ روح القدس کا انعام پاویگا جسکو پاکر وہ نیا مخلوق بن جاویگا اور ہلاک نہ ہوگا بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاویگا +

ہمعصر ویدک دھرم پرچارک مطبوعہ ۲۳ جولائی سنہ ۱۹۰۹ء جو فی الحال جالندھر شہر سے شایع ہونے لگا ہے اسکی اشاعت میں پربھودین پسر کانشی ناتھ سابق عیسائی ساکن دھرمکوٹ کا ایک مضمون شایع ہوا ہے جسکا عنوان یہہ ہے "میں کیونکر عیسائی ہو گیا اور پھر کیوں مسیحی مذہب کو ترک کیا"۔ اس مضمون میں باپ اور بیٹوں کا حال لکھا گیا ہے اگرچہ عنوان تو صرف ایک کا ذکر ظاہر کرتا ہے مگر مضمون سے ہر دو کا مختصر حال ظاہر ہوتا ہے جتنا مضمون کہ اب تک نکلا ہے اُس سے عنوان مندرجہ بالا کے پہلے حصے کا بیان سمجھنا چاہئے۔ اور جو کچھ اسکی نسبت لکھا گیا ہے اس سے کم از کم اُن کی اپنی زبانی صاف انکار ہوتا ہے کہ وہ کبھی عیسائی ہوا ہی نہیں تھا کیونکہ ہمیشہ اس کی طبیعت برگشتہ رہی اور آوارہ لڑکوں کی طرح اپنی زندگی کو برباد کرتا رہا حالانکہ پڑھنے کے لئے اسکول میں داخل ہوا مگر پڑھنے کے بجائے اسکول کو چھوڑ چھوڑ کر بھاگتا پھرا۔ اور نہ وہ اپنے دل سے مسیحی مذہب کا معتقد ہوا اور نہ اس نے تحقیق و تفتیش کی پر اپنے اسکول سے بھاگنے کا ذکر اور پھر واپس اگر اسکول میں داخل نہ ہونیکا ذکر اور آوارگی کا ذکر بالکل چھوڑ جاتا ہے۔ اور یہ تمام حالات کئی سالوں کے واقعات ہیں جن سے اس لڑکے کی طبیعت کی آوارگی بخوبی ظاہر ہوتی ہے۔ ابھی یہہ بات کہ مذہبی تحقیقات آپ نے کی یہہ بات بالکل لغو ہے* نہ تو قبل خود وہ دین عیسوی سے واقف تھے اور نہ ہی انہوں نے واقف ہونے کے موقعوں کو حاصل کیا کیونکہ سہارنپور مشنری سے بھی آپ ایسی آوارگی طبیعت کے باعث نکل آئے تو پھر عیسائی مذہب سے اُن کو واقفیت کیونکر ہوتی اور رہی واقفیت ویدک دھرم کی تو ناظرین جان سکتے ہیں کہ لڑکے کا علم کتنا تھا اور اُسکی حالت کیا تھی اور سامان اُس کو کیسے حاصل تھے تو پھر اس نے پاک وید کب اور کہاں سیکھ لئے کہ جن کی پوتر بانیوں نے اسکے دل کو موہ لیا۔ ہمارے خیال میں نہ تو اس لڑکے کو مسیحی مذہب سے کچھ واقفیت ہے اور نہ ہی ویدک دھرم سے۔ پر صرف باپ کے ساتھ جدھر وہ گئے یہہ بھی دھکیلا گیا پر ہم کو تعجب اس کے حوصلے پر آتا ہے کہ گویا اب وہ ویدک دھرم کے عالم ہو گئے ہیں اور اس سے پہلے بائبل کے بھی عالم تھے کیا یہہ سب باتیں ایک عقلمند آدمی معلوم کرکے اُن کو لڑکپن کے کھیل نہ کہیگا ورنہ کہاں دین عیسوی کی سچائی اور کہاں ویدوں کی گہری فلاسفی؟ اور کہاں اس بیچارے بچے کا علم؟-

---

* مسیحی عالموں کے ساتھ اس کی صحبت نہ تھی کہ کم از کم اُنکی تعلیمات اور پند و نصائح سے تاثیر ہوتی اور نہ کسی علماؤں کی پاٹھ شالہ میں سنسکرت کی تعلیم حاصل کرکے وید کے پاٹھی بنے تو یہ سب زبانی جمع خرچ کیا معنے رکھتے ہیں اور حالات کے بناؤ سنگار کرکے کس کو دکھلائے جاتے ہیں؟

یہاں تو سب حقیقت معلوم ہے +



پریس کانفرنس کی سیشن کے آخری روز لارڈ مارلے نے لکچر دیتے ہوئے ذیل کے فقرے بڑے جوش سے کہے اس وقت کا مضمون لٹریچر اور اخبار نویس تھا۔ ہز لارڈ شپ نے اس موضوع پر تقریر کرتے ہوئے باہمی تعلق و اتحاد کی ایک دلچسپ وجہ بتائی۔ آپ نے ارشاد کیا کہ کیا ہماری پرجلال انگریزی زبان ہماری سلطنت کی اقبالمندیوں کا ایک نمونہ نہیں؟ کیا اتحاد سلطنت کا یہ سب سے مضبوط اور قوی تر اور نہایت پایدار رشتہ نہیں؟ ان تمام کامیابیوں سے جو گو عظیم الشان ہیں۔ اور تمام سپاہیوں۔ ملاحوں اور مدبروں سے جوان کے رہنما ہیں۔ یہ ایک معنے میں ہزاروں گنا زیادہ قوی زیادہ پایدار۔ اور امپیرل پہلو سے زیادہ وسیع اور عمیق ہے۔ کیا شکسپیر۔ بائرن۔ ٹینیسن۔ موفٹ وغیرہ اس شاندار گیلری کے بقیہ نامور اصحاب برٹش فخر سلطنت کے بنانے والے نہ تھے؟ اگرچہ زبان کا اتحاد ایک معمولی بات ہے۔ تاہم سچی و گہری عظمت و شان اس میں مخفی ہے۔ انگریزی زبان سے نئی مغربی اور پرانی مشرقی دنیا کے کروڑوں باشندوں پر جو اثر و اقتدار حاصل کیا ہے مجھے اس سے بڑھکر کوئی اہم اور بڑی بات نظر نہیں آتی"۔ ہمصفیر پیار نے اس تمام لکچر کو درج کیا ہے۔ ہم نے مندرجہ بالا عبارت اس سے نقل کی ہے۔ ہز لارڈ شپ کا فرمانا بالکل درست ہے۔ جتنا فروغ انگریزی لٹریچر نے حاصل کیا ہے کسی دوسری زبان کو حاصل نہیں ہے دنیا میں سب سے زیادہ۔ انسان اس زبان کو بولتے اور بے شمار کتابیں ہر فن اور علم کی اس میں موجود ہیں اور نئی نئی تصنیفات اپ ٹو ڈیٹ ہو رہی ہیں۔ اگر یہی حال رہا تو دنیا میں دوسری کوئی لٹریچر اس کا مقابلہ بہت صدیوں تک نہیں کر سکیگی۔

ہمعصر سفیر پیار کے ساتھ ہم حرف بحرف متفق ہیں جو اس نے ذیل کے فقرات میں تحریر کیا ہے کہ کسی ایک زبان کا کثیر التعداد آدمیوں کے اظہار خیالات کا ذریعہ ہونا بالخصوص سلطنتوں اور اقوام کی طبیعت و استحکام کا موجب ہے۔ یہی ان میں باہمی اتفاق و اتحاد اور ایک دوسرے کے ضروریات و خیالات سے مطلع اور دوکھ درد میں شریک ہونے۔ اور کروڑوں متنفسوں کو باہمی تعلقات کی طلائی زنجیر میں منسلک کرنے کا کارگر ذریعہ ہے"۔

ہمعصر کوکب ہند مطبوعہ ۲۴ جولائی ۱۹۰۹ء میں ذیل کا ایک عجیب قصہ نقل کرتا ہے کہ ذکر ہیکہ ایک بڑا زمانہ گذرا۔ کہ ملک امریکہ میں ایک انگریزی آدمی اپنے دوستوں کے ساتھ شکار کھیلنے کے واسطے جنگل کو گیا۔ شکار کی دوڑ دھوپ میں وہ اپنے دوستوں سے علیحدہ ہوا اور گمراہ ہوگیا بہت کوشش کی کہ وہ ٹھیک راہ کو پاوے لیکن وہ اور بھی زیادہ جنگل کے ویرانے میں پڑگیا۔ آخرکار تھکاوٹ سے مغلوب ہوکر وہ ایک پیڑ کے نیچے لیٹ گیا۔ اور بہت جلدی گہری نیند میں پڑگیا صبح کو جب آنکھ کھلی تو اس نے حیرت سے دیکھا کہ جنگلی لوگوں کا ایک گروہ اسکو گھیرے ہوئے ہے۔ اور ان کا سردار جو کہ اپنے چہرے کو خوفناک رنگوں اور پروں کو آراستہ کئے تھا۔ اس کے او پر جھکا ہوا ہے۔ اس شخص نے اپنی حالت کو ایک لمحے میں سمجھ لیا اور جان گیا کہ خطرے کو دور کرنیکا کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ کیونکہ وہ جنگلی لوگوں کی زبان کو نہ جانتا تھا لیکن چونکہ وہ آدمی قوی طبیعت تھا۔ نہ اور وں کی زبان کو جانتا تھا۔ ایک دم سے سمجھ گیا کہ ایسے موقعہ پر خوف نہ کرنا چاہئے اس نے اپنی آنکھونکو سردار کی آنکھوں کی طرف لگایا۔ اور مسکرایا۔ سردار کے چہرے سے تندی جاتی رہی اور وہ بھی جواب میں مسکرا دیا۔ دونوں ایک ہی تھے اور وہ بچگیا۔ ان جنگلی لوگوں کے سردار نے اس انگریز آدمی کو اپنے پاس پناہ دی اور چند دنوں کے بعد اس کے دوستوں کے سپرد کردیا۔ اُس کی سچی مسکراہٹ نے اُس کی جان بچادی +

ریویوز

ہم کس طرح لوگوں کو مسیح کے پاس لائیں۔

اس نام کی کتاب انگریزی کتاب How to bring men to Christ تصنیف ڈاکٹر ٹوری صاحب کا ترجمہ ہے جو ہمارے لائق و فائق پادری طالب الدین صاحب بی اے پاسٹر نولکھا کلیسیا لاہور نے فی الحال ترجمہ کیا ہے۔ یہ ترجمہ نہایت آسان اور صاف اردو میں ہے جس سے مطلب بخوبی ادا ہوتا ہے۔ اس کتاب کے ۱۳ باب ہیں جن میں بہت عمدہ اور ضروری طریقے بیان ہوئے ہیں جن کو اگر پورے طور سے عمل میں لایا جاوے تو ضرور فتح اور کامیابی کا موجب ہیں۔ یہ کتاب عموماً ہر ایک مسیحی کیلئے اور خصوصاً ان کے لئے جن کا کام خادم الدین کا ہے۔ نہایت ضروری ہے۔ ہر ایک مشنری صاحب کو مناسب ہے کہ یہ کتاب حقیقتاً جو در بے بہا ہے اپنے ہر ایک مناد کے ہاتھ میں دیویں۔ کوئی مناد اس سے خالی نہیں رہنا چاہئے۔ اس کے ۱۱۳ صفحے ہیں اور قیمت ۴ ہے۔

ایک چینی سیاح۔ یہ کتاب Travels of Hiuen Tsiang ایک انگریزی کتاب کا ترجمہ ہے۔ ہیونگ تھیانگ ایک چینی سیاح کا دلکش حال مندرج ہے اس سیاح کے بیان میں پایا جاتا ہے کہ مشرق میں جو مذہبی کتابیں پائی جاتی ہیں۔ ان میں جو نقص ہیں وہ نامکمل بھی ہیں مجھے کچھ شکوک ہیں۔ ان سب باتوں کے لئے میں نے مغربی سفر اختیار کیا ہے"۔ اسکتاب میں اس شخص کے نہایت عجیب حالات درج ہیں مگر سب میں بودھ مذہب کا پکا اعتقاد بھرا ہوا نظر آتا ہے۔ مذہبی لحاظ سے ہم نہیں جانتے کہ سوسائٹی نے کیوں اس کتاب کا ترجمہ کیا ہے۔ اور دین عیسوی کی کوئی خوبی اس میں بیان نہیں ہوئی۔ ہمارے خیال میں یہ صرف ایک قصے کا کام دے سکتی ہے۔ ورنہ کوئی مذہبی خوبی اس میں نہیں۔ اگر کچھ سمجھی جاوے تو بودھ مذہب کی تعریف ضرور ہے پر اس سے سوسائٹی کو کیا فائدہ ہے۔ اس کے ۱۱۰ صفحے ہیں اور قیمت ۴ ہے۔

یہ ہر دو کتابیں پنجاب رلیجس بک سوسائٹی انار کلی لاہور سے مل سکتی ہیں۔

مغربی کناڈا

صوبہ کناڈا شمالی امریکہ کا شمالی حصہ ہے لمبائی و چوڑائی میں وہ ہندوستان کی نسبت قریب دگنا ہے لیکن اُس کے باشندے شمار میں ایک کروڑ سے کچھ کم ہیں۔ صوبجات متحدہ جو جنوب کے کنارے پر واقعہ ہے قد میں قریب اس کے برابر لیکن آبادی میں ۹ کروڑ ہے۔

ایک سو پچاس برس پیشتر اس کے ان ممالک میں سوا وحشی اقوام کے صرف ۲۰ لاکھ یوروپین آباد تھے اور کناڈا میں شاید صرف ۵ لاکھ یوروپین رہتے تھے۔ دونوں ممالک میں باشندے مشرق کے کنارے پر آباد تھے اور وسط کے اور مغرب کے اندر صرف وحشی لوگ رہتے تھے جنکے ساتھ جانی دشمنی ہوتی تھی۔ مگر زمین کی خوبی اور متفرق دھاتوں کی کانیں جو اس میں دریافت کی گئیں یوروپ سے بہت لوگوں کو کھینچ لائیں۔ اور باشندوں میں بڑی ترقی ہوئی جنگل کاٹے گئے اور ان کی جگہ گیہوں۔ مکئی۔ وغیرہ اناج کے کھیت بوئے گئے۔ دریا کے کناروں پر شہر اور گاؤں بسائے گئے طرح طرح کے کارخانے قایم کئے گئے۔ اور صنعت اور حرفت کے سامان جاری کئے گئے۔ لوہے اور تانبے سونے اور چاندی کی کانیں کھودی گئیں۔ اور ان کی دولت کی کثرت نے دنیا کے ہمت والے لوگوں کو یہاں تک فریفتہ کیا کہ جہازات ان کو سمندر کے پار پہونچانے میں مجبور ہوئے۔ امریکہ کے لوگ یہ حال دیکھکر ریل کی سڑکیں بنوانے لگے۔ رفتہ رفتہ انہوں نے ریل کی لمبی سڑکوں کو مشرق سے مغرب کی حد تک لگایا۔ جن کے وسیلے سے نئے باشندے مشرقی صوبوں سے اور یوروپ سے نئی آبادی کی طرف پہونچائے گئے اور نیز نئی آبادی کی پیداوار سمندر کے کنارے تک پہونچگئی۔

شروع میں قریب ایک صدی تک یہ نئی آبادی صوبجات متحدہ میں زیادہ زور کے ساتھ ہوئی تھی کیونکہ آب و ہوا زیادہ گرم اور صحت پذیر سمجھی جاتی تھی۔ لیکن پانچ برس ہوئے کہ خبر ملی کہ کناڈا کے مغربی حصوں میں آب و ہوا نہایت ملایم اور گیہوں و دیگر پیداواری کیلئے بہت موافقت رکھتی ہے جنگلوں میں طرح طرح کی لکڑیاں کثرت کے ساتھ کھڑی ہیں لہذا آبادی کا بڑا زور اس طرف کو رجوع ہوا۔ ممالک متحدہ سے ۲۰ لاکھ آدمی اس ملک کو گئے۔ انگلستان سے زمیندار نکلنے لگے تاکہ نئے ملک میں جا بسیں یورپ کے بہت لوگ جو آگے ممالک متحدہ کی طرف جاتے تھے۔ اب کناڈا کی زرخیز وادیوں میں جانے لگے۔ اور یہ حال اب تک ہو رہا ہے۔

ممالک متحدہ کے لوگ سلطنت جمہوری رکھتے ہیں لیکن کینڈا انگریزی عملداری میں ہے دونوں ممالک میں حکومت آزادی اور راستی سے ہوتی ہے۔ جو لوگ جمہوری سلطنت کو چھوڑ کر انگریزی حکومت کے تحت کے نیچے آتے ہیں بہت خوش ہوتے ہیں اور جو انگریزی عملداری چھوڑ کے صوبجات جمہوری میں آتے ہیں وہ بھی خوش ہیں اس حالت سے دونوں ملکوں کے لوگوں میں یگانگی اور خوش خلقی پیدا ہوتی ہے۔

اُن ملکوں میں ایشیا کے بہت لوگ پائے جاتے ہیں لیکن اکثر نہ تو ممالک متحدہ اور نہ کناڈا میں لوگ انکو چاہتے ہیں۔ اس کا سبب خاصکر یہ ہے کہ ایشیاء کے لوگ اپنے ملک اور قوم کو چھوڑ کے نئی آبادی میں شریک نہیں ہونا چاہتے۔ لیکن غیر ممالک میں جاکے روپیہ جمع کرتے اور پھر ملکوں میں واپس آجاتے ہیں وہ ان ملکوں کے باشندوں کے ساتھ ملکر ایک نئی سلطنت کو قایم کرنے کا ارادہ نہیں کرتے۔ اور نئے ممالک کو قایم کرنے میں نہ تو جان و مال سے اور نہ تو اور قسم کی کوشش سے شوق دکھلاتے ہیں اس واسطے وہ ملکی جسم پر جونک کی طرح رہتے ہیں اور عجب نہیں کہ جسم بے آرام ہو جاتا ہے۔

ایشیا کے بعض لوگ ہیں جو حقیقی باشندے بنجاتے ہیں اور جو ایسا کرتے ہیں سو لوگوں میں مل جاتے ہیں۔ وہ چینی یا جاپانی یا ہندو نہیں رہتے لیکن امریکن بنجاتے ہیں جو لوگ ایشیا سے جاتے ہیں وہ ایسا کرنا نہیں چاہتے وہ ہرگز مقبول نہ ہونگے ان لوگوں کی خاطر ہم ان کو دو قسم کی ترغیب دے کر لوگوں سے بچا دینا چاہتے ہیں اول اُن اشتہاروں سے جو کہتے ہیں اگر تم امریکہ کو جاؤ تو ڈیڑھ روپیہ سے تین روپیہ روز تک مزدوری سے کما سکتے سو یہ بات سچ ہے لیکن اس کے ساتھ دو اور باتیں ہیں (۱) خرچ بھی زیادہ ہے (۲) مزدوروں کی بندشیں ہوتی ہیں جن سے وہ سب جو اس میں شامل نہیں ہوتے ہر قسم کے کارخانوں سے خارج کئے جاتے ہیں سنہ ۱۹۰۲ء میں میں نے شہر سیاٹل۔ بیلنگھم۔ اور وینکوور کی سیر کی۔ وہاں میں نے صدہا پنجابی مزدوروں کو دیکھا جو جالندھر اور لدھیانہ کے ضلعوں سے امریکہ کو گئے تھے میں نے سنا کہ ان لوگوں پر بڑی مصیبت پڑی اور جب ان کے مالکوں سے پوچھا کہ اس کا کیا سبب ہے تو انہوں نے کہا وہ (Labor Unions) یعنے مزدوروں کی بندش ان بیچاروں کی مخالف ہے اور کسی کارخانے کے مالک کو اجازت نہیں دیتے کہ انکو مزدور رکھیں لہذا وہ بیکار ہو رہے ہیں اور اکثر بھوکے مرتے ہیں میں نے پوچھا کہ کیا وہ اچھا کام نہیں کر سکتے۔ اس سے جواب ہوا کہ اکثر وے ہمارے ملک اور زبان سے ناواقف ہیں اور یہاں کے کام سے بھی اور اس سبب سے وہ صرف بوجھ اٹھانے والے یا کھیتی کرنے والے ہو سکتے ہیں۔ اس قسم کا کام تو ہے اور ہم انکو چار سے چھ روپیہ فی روز دے سکتے ہیں۔ لیکن یونین کے لوگ کہتے ہیں کہ یہ لوگ ہمارے دستور کو بگاڑنے والے ہیں اور اسلئے انکو کام کرنے نہیں دیتے۔ باقی آیندہ

مراسلات

بیّنات یسوع ناصری

مرقومہ پادری جی۔ایل ٹھاکرداس

بجواب رسالہ

"یسوع ناصری"

جس کو ڈاکٹر ولیم لی صاحب نے اپنی مشہور کتاب Inspiration (الہام) کے اپنڈکس میں بیان ہے وہ لکھتے ہیں کہ یوسیفس کا بیان جس پر یہ اعتراض قائم کیا گیا ہے یہ ہے کہ مِنّی اس کا بیٹا پٹالمی اِس کلکس پر حکومت کرتا تھا (انٹی کوئٹی کتاب ۱۴ باب ۷ فصل ۴) اور اُس کا جانشین اُس کا بیٹا۔ لسانیاس ہوا (جنگ یہود پہلی کتاب باب ۱۳ فصل پہلی) کلکس کے اس لسانیاس کو انطونی نے کلیوپاٹرا کی تحریک سے قتل کر دیا تھا۔ (انٹی کوئٹی کتاب ۱۵ باب ۴ فصل پہلی) اس کے پچھتر (۷۵) برس بعد یعنے سنہ ۴۱ء میں کلوڈی اس بادشاہ نے اگرپا اول کو اُس کے باپ دادوں کی بادشاہت پر بحال کیا اور لسانیاس کا ابیلا بھی اس میں زیادہ کر دیا۔ اب مسٹر اس صاحب نے کہا کہ یہی کلکس کے لسانیاس کی طرف اشارہ ہے جو ۸۵ برس پہلے قتل ہو چکا تھا۔ اور یہی مسٹر اس کی غلطی ہے کیونکہ یہ وہی لسانیاس نہیں ہو سکتا یہ ابیلا کا لسانیاس ہے اور وہ کلکس کا تھا۔ یوسیفس دوسرے مقام میں پھر لکھتا ہے کہ کلوڈی اس نے اگرپا ثانی کو کلکس سے تبدیل کر دیا (سنہ ۵۳ء) اور اس سے بڑی بادشاہت بھی اس کو دیدی۔ مسٹر اس نے کلکس کے لسانیاس اور ابی لینی کے لسانیاس کو گڈمڈ کر کے لوقا پر اعتراض گھڑا۔ ورنہ یوسیفس کے بیان سے صاف ظاہر ہے کہ ایک کلکس کا لسانیاس ہو گذرا تھا اور بعد ازاں ابی لینی کا لسانیاس بھی ہوا تھا جس کا لوقا ذکر کرتا ہے اور یوں اپنے زمانہ کی پیچیدہ یہودی تواریخ سے صحیح واقفی ثابت کرتا ہے

(۵) حنا اور کائفا سردار کاہن۔ لوقا ۳: ۱ و ۲ میں یہ بھی لکھتا ہے کہ جب پنطس پلاطیس یہودیہ کا حاکم تھا" اُس وقت یروشلم میں حناس اور کائفا سردار کاہن تھے" اور وہ یعنے حناس اُس برس کے سردار کاہن کائفا کا سسر تھا" (یوحنا ۱۸: ۱۳) یہ تینوں شخص یعنے حناس اور کائفا سردار کاہن اور پلاطیس حاکم ہم عصر تھے۔ اور یہ وہ آدمی تھے جن کے ایام میں خداوند یسوع گرفتار ہو کر فتوی کے لئے پیش کیا گیا تھا اور مصلوب ہوا۔ کیا یہ شخص فرضی تھے یا سچ مچ اسی طرح ہم عصر تھے جیسا لوقا اور یوحنا نے بیان کیا ہے؟ یوسیفس مورخ لکھتا ہے (انٹی کوئٹی کتاب ۱۸ باب ۲ فصل ۱ و ۲) کہ سوریا کے حاکم کورینیس وساٹرنی اس نے سیت کے بیٹے حناس کو سردار کاہن مقرر کیا تھا۔ لیکن جب بادشاہ طابیری اس نے ولیری اس گرٹس کو یہودیہ کا حاکم کر کے بھیجا تو اُس نے حناس کو سردار کاہن کے عہدے سے معزول کر دیا اور فبی کے بیٹے اسماعیل کو سردار کاہن مقرر کیا۔ پھر تھوڑے عرصے کے بعد اُس نے اُس کو بھی معزول کر دیا اور حناس کے بیٹے العاذر کو سردار کاہن مقرر کیا۔ لیکن ایک برس کے بعد سائمن کو سردار کاہن مقرر کیا۔ اور پھر ایک برس کے بعد اس کو معزول کر کے یوسف کائفا کو سردار کاہن مقرر کیا۔ یہ کام کر کے گرٹس روم کو واپس گیا۔ وہ گیارہ برس یہودیہ میں رہا تھا۔ اور تب پنطس پلاطیس اُس کا جانشین ہو کر آیا۔" اور پھر انٹی کوئٹی کتاب بیس باب ۹ فصل ۱ میں لکھتا ہے کہ یہ حناس بہت عمر رسیدہ ہو کر مرا تھا۔ اور وہ بڑا خوش قسمت آدمی تھا۔ کیونکہ اسکے پانچ بیٹے تھے اور سب خدا کے لئے سردار کاہن کا کام کر چکے تھے اور وہ خود بھی پہلے اس درجہ پر بہت مدت تک رہ چکا تھا۔" اس سے اول تو یہ ظاہر ہے کہ رومی حاکموں اور یہودی سردار کاہنوں کے حالات کیسے ملے جلے تھے۔ اور کیسی جلدی جلدی بدلتے رہتے تھے اور دوسرے یہ صریح ہے کہ اُس وقت کی ایسی پیچیدہ تواریخ کی باتوں کی طرف مقدس راویوں نے جو جو اشارے کئے ہیں وہ بالکل صحیح ہیں۔

وزیر چند صاحب نے مقدس راویوں والے آناس یوسیفس سے ایسے تبلائے ہیں کہ ان میں سے ایک آناس سردار کاہن اُس وقت تھا۔ جبکہ گرٹس یہودیہ کا نائب حاکم تھا۔ اور پانٹس پائلیٹ کے حاکم مقرر ہونے سے قریباً بارہ یا پندرہ برس پیشتر۔ (انٹی کوئٹی بک ۱۸ باب ۲) اور دوسرا آناس وہ جس کا اعمال ۴: ۶ میں ذکر آیا ہے اور یہ آناس ۶۳ء تک سردار کاہن نہیں بنا تھا۔ (انٹی کوئٹی بک ۲۲ باب ۹ صفحہ ۲۲۷) (یوسیفس سے جو حوالے آپ نے لکھے ہیں وہ غلط ہیں انٹی کوئٹی میں صرف بیس بک ہیں نہ کہ ۲۲ اور بک ۱۸ میں گیارہ باب نہیں ہیں صرف نو ہیں۔)

صرف سمجھ کی کسر ہے ورنہ یوحنا ۱۸: ۱۳ والا آناس اور اعمال ۴: ۶ والا آناس دو نہیں ایک ہی شخص نظر آتا ہے۔ اس کی عمر درازی اس کو دو آناس نہیں بنا دیتی۔ اور نہ وہ پائلیٹ کے یہودیہ میں آنے سے پیشتر معزول ہونے سے ہی مر گیا تھا۔ وزیر چند صاحب نے کائفا کی بابت تو کچھ نہ لکھا جس سے ہم یہ سمجھیں کہ آپ کائفا اور پائلیٹ کا ہم عصر ہونا قبول کرتے ہیں۔ اور آناس کی بابت مگر یہ معلوم ہو کہ آپ مقدس راویوں کے ذمہ یہ الزام لگاتے ہیں کہ انہوں نے ۶۳ء والے آناس کو صلیبی زمانہ کا آناس بنا دیا حالانکہ غلطی آپ نے کی ہے

کئی شخص ہوئے جن کا نام اناس تھا۔ ایک اناس بزرگ اناس کا بیٹا تھا جو اس وقت سردار کاہن مقرر ہوا جب یوسف کائفا کو فیستس حاکم کے مرنے کے بعد البی نس حاکم یہودیہ نے معزول کر کے سردار کاہن مقرر کیا تھا اور یہ قریباً سنہ ۶۲ء میں ہوا۔ اور ایک اور اناس یا انانیاس ہوا جو نبدیوس کا بیٹا تھا اور جسے کلکس کے بادشاہ ہیرودے سردار کاہن مقرر کیا تھا (انٹی کوٹی کتاب ۲۰ باب ۹ فصل ۱۔ اور باب ۵ فصل ۲)۔ ان کے سوا اور کئی سردار کاہن اسی نام کے یروشلم کی بربادی تک ہوئے تھے۔

یہ ہیرودے بادشاہ اگرپا کا بھائی تھا۔ اور کلوڈی اس بادشاہ کے عہد کے آٹھویں سال میں مر گیا اور اس کے بعد یہودیہ کے معاملات کمنس سپرد ہوئے۔ اور تھوڑے عرصہ بعد کمنس جلاوطن کیا گیا اور فیلکس یہودیہ کا حاکم مقرر ہوا۔ (ایضاً باب ۶ و ۷)۔ اور فیلکس کا جانشین جو نیرو بادشاہ کی طرف سے مقرر کیا گیا تھا۔ اس کا نام پورسی اس فیستس تھا (ایضاً باب ۸)۔ حاکموں کے یہ نام اور کام لوقا کے بیان کی تصدیق کرتے ہیں جو اس نے اعمال کے باب ۲۴ میں لکھے ہیں۔ اب کمنس اور فیلکس کے دنوں میں لوقا لکھتا ہے کہ ایک سردار کاہن تھا جس کا نام انانیاس تھا اور جس نے فیلکس کے سامنے پولوس رسول پر فریاد کی تھی۔ (اعمال باب ۲۴)۔ فیلکس قریباً سنہ ۵۲ء میں یہودیہ کا حاکم ہوا تھا سو ہر چند صاحب نے جو اناس سردار کاہن پلاٹس کے بعد سنہ ۳۶ء کا بتلایا ہے وہ یہی انانیاس ہے۔

جس کا یوسیفس اپنی بیسویں کتاب اور لوقا نے اعمال کے ۲۴ باب میں بیان کیا ہے اور اس اناس سے جدا شخص تھا جس کے روبرو یسوع پہلے پیش کیا گیا تھا۔ اور جو کائفا کا سسرا اور ہمعصر تھا۔ اور لوقا نے انجیل ۳: ۲ اور اعمال ۴: ۶ میں اناس کو جو سردار کاہن لکھا ہے وہ اس کی سابقہ کہانت کے لحاظ سے لکھا ہے یعنے اسلئے کہ وہ سردار کاہن رہ چکا تھا اور وائیسلر پروفیسر لکھتا ہے کہ وہ سنہیڈرن کا پریزیڈنٹ تھا۔ اور یہودی قوم میں صاحب قدر آدمی تھا۔

(۶) قتل کی سزا یہودیوں کے اختیار میں نہیں رہی بلکہ رومیوں نے اپنے اختیار میں لے لی تھی یوحنا لکھتا ہے کہ یہودیوں نے اس سے کہا ہمیں روا نہیں کہ کسی کو جان سے ماریں۔" (یوحنا ۱۸: ۳۱) اور صرف اتنا کہہ سکتے تھے "کہ وہ قتل کے لائق ہے" (متی ۲۶: ۶۶) اس امر میں یوسیفس لکھتا ہے کہ ارخلاوس والاحصہ یہودیہ کا ایک ہی صوبہ کر دیا گیا اور کوپونی اس رومیوں میں سے پروکیوریٹر کر کے بھیجا گیا تھا اور قیصر کی طرف سے موت کا اختیار اس کو دیا گیا تھا۔ (جنگ یہود کتاب ۲ باب ۸ فصل ۱)۔

(۷) مجرموں کو سزا دینے کا طریقہ رومی تھا یعنے کوڑے مارنا اور صلیب دینا۔ صلیب کے ساتھ کیلوں سے جڑ دینا۔ یسوع ناصری اسی طرح مارا گیا تھا (متی ۲۷: ۲۶۔ مرقس ۱۵: ۱۵ و ۲۴۔ یوحنا ۲۰: ۲۵) بمقابلہ اعمال ۲۲: ۲۴۔ اس دستور کی بابت یوسیفس جنگ یہود کتاب ۲ باب ۱۴ فصل ۹ میں یوں لکھتا ہے کہ سپاہیوں نے بہت سے عام آدمیوں کو پکڑا۔ ان کو فلورس کے روبرو لائے جن کو اس نے پہلے کوڑے مروائے اور پھر صلیب پر لٹکوایا۔" اور یہ بھی لکھتا ہے کہ اس نے یہودی رئیسوں میں سے بھی کئی ایک کو جو اعزاز میں رومیوں کے برابر تھے کوڑے لگوا کر صلیب پر کیلوں سے جڑ دیا۔"

ڈاکٹر لال کا کا کی یادگار کے فنڈ میں ۸۴۰ ہے۔ روپیہ جمع ہو چکا ہے۔

سر کرزن ولی کی یادگار قائم کرنے کے لئے انڈیا آفس میں ۲۸ جولائی سنہ ۱۹۰۹ء کو ایک جلسہ ہوا اور بہت روپیہ جمع ہو چکا ہے۔

ویدک شائستگی

۴۔ رگوید کے پہلے منڈل کا ۱۶۲ واں سوکتہ اسوامیدہ کے متعلق ہے ہم بابو آر سی دت کے بنگالی ترجمہ سے اس سوکتہ کے چند رچا اقتباس کرتے ہیں۔ سوں اقتباس کرنے کی گنجائش نہیں۔

عمدہ طلائی زیورات سے آراستہ گھوڑے کے سامنے ورتوک لوگ (چڑھانے کے لئے بکرے پکڑ کر لا رہے ہیں مختلف رنگ کے بکرے ممیاتے ہوئے اس کی طرف جا رہے ہیں۔ وہ اندر روز پوشا کی پیاری غذا ہوں۔ رچہ ۲

سارے دیوتاؤں کا لائق بکرا پوشا ہی کے حصے میں آئے۔ وہ تیز رفتار گھوڑے کیساتھ سامنے لایا جا رہا ہے پس دیوتاؤں کے اوتم بھوجن کے لئے توشٹا گھوڑے کے ساتھ اس بکرے سے لذیذ پروڈاش تیار کرے رچہ ۳

گھوڑے کے کچے گوشت کا جو حصہ مکھی کھاتی ہے کاٹتے وقت یا صاف کرتے وقت کاٹنے اور صاف کرنے کے اوزار میں جو لگ جاتا ہے۔ کاٹنے والے کے دونوں ہاتھوں اور ناخنوں میں جو لگا رہ جاتا ہے۔ وہ سب دیوتاؤں کے پاس پہنچ جائیں۔ رچہ ۹

پیٹ کی جو ان پچ گھاس نکل آتی ہے اور گوشت کے جو ذرے رہ جاتے ہیں کاٹنے والا صاف کرے اور پاک گوشت کو دیوتاؤں کے لائق کر کے پکائے رچہ ۱۰

اے گھوڑے آگ سے پکتے وقت تیرے بدن سے جو رس نکلتا ہے۔ اور جو حصہ سیخ میں پرویا ہوا رہتا ہے۔ سو زمین پر نہ گرے اور گھاس میں نہ ملجائے۔ دیوتے آپ واہن ہوئے ہیں

سب انہیں کو دیا جائے۔ رچہ ۹۔

"وہ جو چاروں طرف سے گھوڑے کو پکاتے دیکھتے ہیں۔ وہ جو کہتے ہیں کہ اس کی خوشبو دل فریفتہ کرنے والی ہوئی ہے۔ آ۔ آ۔ اور وہ جو گوشت مانگنے کے منتظر ہیں اُن کی تمنا ہماری ہی تمنا ہو۔ رچہ ۱۲

وہ بکری جو گوشت پکا ہے یا نہیں دیکھنے کے لئے ہانڈی میں ڈالی جاتی ہے۔ جن برتنوں میں شوربا رکھا جاتا ہے۔ جن ڈھکنوں سے گرمائی رکھی جاتی ہے جس بید کی شاخ سے گھوڑے کے عضووں پر نشان کیا جاتا ہے اور جس چھری سے اس نشان کے مطابق اس کے عضو کاٹے جاتے ہیں، یہ سب گھوڑے کا گوشت تیار کر رہے ہیں۔ رچہ ۱۳"

لوط کا انتخاب

انتخاب کا انجام

۱۔ اسیر ہونا۔ لوط کو سدوم میں رہتے کچھ مدت ہوئی تھی کہ مصائب کے کالے بادلوں نے ژالہ باری شروع کی اوّل اوّل عیلام کے بادشاہ کدرلاعمر نے تین اور بادشاہوں کی معیت سے سدوم اور عمورہ کے بادشاہوں پر یورش کی سدوم اور عمورہ کے تین بادشاہ سدیم کے میدان میں ان کے مخالف صف بند ہوئے مگر زک کھا کر بارہ سال تک باجگزار رہے۔ تیرہویں سال ان لوگوں نے دوبارہ علم بغاوت اُٹھایا۔ اس پر چودھویں سال کدرلاعمر اور اس کے ساتھی بادشاہ پھر آئے اور قرب وجوار کے ملکوں میں جو غالباً سدوم اور عمورہ کے ساتھ معاہدہ حفاظت باہمی میں شریک تھے۔ غارت گری شروع کر دی۔ جب سدوم عمورہ، ادمہ، ضبویان، اور بالع یعنی ضغر کے بادشاہوں کو ان کی غارت گری کا پتہ لگا تو انہوں نے وادیٔ سدیم میں اپنی جمعیت فراہم کی۔ لیکن دوبارہ شکست فاش کھائی۔ عیلامی ان کے لوگوں کو مال مویشی سمیت اسیر کر کے لے گئے۔ ایک خبردار غالباً لوط کا ملازم بھاگتا اور ہانپتا ابرہام کے پاس آیا۔ جواب ممرے اموری کے بلوطوں کے سایہ تلے امن و عافیت سے زندگی گذارتا تھا۔ (پہلے ابرہام بیت ایل میں رہتا تھا۔) یہاں کیسے آگیا؟ سچ ہے۔ یردن کی ترائی کے انتخاب کے بعد لوط اگلے ہی دن چچا سے رخصت ہوا اپنا ڈیرا ڈنڈا باندھ اسباب اٹھا سجا۔ نوکروں کو مال مویشی کے غول بانٹ۔ ہر ایک کو اس کا معیّن کام بتا۔ ستاروں کے سایہ نور کے تڑکے۔ اپنی معشوقہ کے شوق وصال سے بےتاب سدوم کی سمت روانہ ہو گیا۔ لوط کو تو چچا کی مفارقت کا چنداں ملال نہ تھا۔ ابرہام نے اگرچہ لوط کو جانے کی اجازت دیدی تھی۔ کیونکہ وہ کسی طور پر اُس کی خوشی کی راہ میں سد ہوا نہیں چاہتا تھا۔ لیکن جو صدمہ اس کی جدائی سے اُس کو لگا اور جو کوہ الم ٹوٹا حیطۂ بیان سے باہر ہے۔ لوط کا جدا ہونا تھا۔ کہ ابرہام پر بےقراری اور اضطراب طاری ہوئی۔ عالم آنکھوں میں تاریک ہو گیا۔ غم کی کالی اور سیاہ گھٹائیں اور طرح طرح کے خیالات کی تند ہوائیں اُمڈ آئیں الٰہی! یہ آن کی آن میں کیا آن بنی۔ سری کی طرف سے تو میں فرزند کی آس کھو ہی چکا تھا۔ اس نوجوان لوط پر جو میرے بھائی کا فرزند ہے میری نظر تھی۔ اپنے کنبے اور بھائی کے یادگار سے بھی میرے ساتھ آیا تھا۔ آج وہ بھی میری امیدوں کو حسرت میں بدل اور خاک میں ملا کر چلنے پر آمادہ ہے۔ کل جنوب کی جانب یردن کی ترائی کو چل دیگا۔ ہاں۔ ہاں۔ مجھے وارث کی اتنی فکر نہ کرنی چاہئے۔ خدا نے میرے ساتھ وعدہ واثق کیا ہے کہ "میں تجھے ایک بڑی قوم بناؤنگا اور تجھ کو مبارک اور تیرا نام بڑا کروں گا۔ اور تو ایک برکت ہوگا۔ اور ان کو جو تجھے برکت دیتے ہیں برکت دونگا اور اس کو جو تجھ پر لعنت کرتا ہے لعنتی کرونگا اور دنیا کے سب گھرانے تجھ سے برکت پائیں گے۔" پیدا ۱۲: ۲-۳ آیات

لیکن لوط! ہائے میرا پیارا بیٹا لوط! جوان ہے۔ نادان ہے میں اس کی کمزوریوں اور آزمائشوں کو جانتا ہوں اور اس کی تلون مزاجی اور جلد بازی سے واقف۔ یگانوں کو چھوڑ بیگانوں میں چلا گیا۔ واقعی یردن کی ترائی اپنی شادابی اور پُر آبی۔ اپنی دلربائی اور خوش نمائی میں اپنا نظیر نہ رکھتی ہو لیکن۔ اُف۔ وہاں کے لوگ۔ ہائے سدوم اور عمورہ کے لوگ کیسے بد اور کیسے برے ہیں۔ لوط! تمہاری گذران ان میں کس طرح ہوگی۔ نادان! تو نے سب چراغ جہان کر انگلہ پر کیوں ہاتھ مارا۔ ساری چمکیلی چیزیں سونا نہیں۔ خدا جانے وہاں جاتے ہی کن کن نوائب سے سابقہ پڑے۔ کیا کیا فتنہ و فساد چھڑے کیسے کیسے افسوس رونے اور خون چھڑکنے ہوں۔ خود غرضی کے جوش اور لالچ کے خروش میں چلا تو ہے۔ لیکن یہ ایک دن رنگ لائیگی اور زار زار رلائے گی۔ لوط! ناتجربہ کار لوط! مجھے اپنا نہیں پر تیرا اور تیری آئندہ کا خیال ہے۔ تو معاملات دنیا کے اونچ نیچ اور زمانہ کے ایچ پیچ سے سراسر اجنبی ہے۔ تو کیا جانتا ہے کہ لوگ اپنے کام کیسی کیسی چالاکیوں اور چالبازیوں سے نکالتے کیونکہ وہ سادہ لوح جوانوں کو اپنے زر و ریا کے پھندے میں پھنساتے اور طعمۂ اجل بنا دیتے ہیں۔ میں ڈرتا ہوں تو بھی ان کی بری تاثیر میں آئے۔ اور اپنی زندگی کی عاقبت کو برباد کر دے اور ان کی سا سخت غارت ہو جائے ابرہام اسی قسم کے خیالوں کے قعر بحر میں مستغرق تھا کہ آسمان کا پردہ اُٹھا اور ہاتف غیبی نے کہا تو کب تک غم کرتا رہیگا۔ اب اُٹھ اس ملک کے طول اور عرض پر پھر کہ میں اُسے تجھ کو دونگا اور ابرہام نے اپنا ڈیرا اٹھایا۔ اور ممرے کے بلوطوں میں جو حبرون میں ہیں جا رہا۔ اور وہاں خدا کے لئے ایک قربانگاہ بنائی۔ پیدا ۱۳: ۱۴-۱۸ آیت تک (یہاں ابرہام یہاں آیا تھا)

باقی آئندہ

میرے گلے میں کیا ہے

ایک دن صبح کے وقت کوئی ڈاکٹر صاحب اپنے مکان پر جلوہ افگن تھے ایک مریض نے آ کر کہا۔

مریض۔ براہ عنایت دیکھئے میرے گلے میں کیا ہے؟

ڈاکٹر۔ آیئے ادھر روشنی میں (کچھ دیر تک دیکھ کر) مجھے تو کچھ دکھائی نہیں دیتا۔

مریض۔ برائے مہربانی ذرا غور سے ملاحظہ فرمایئے۔

ڈاکٹر۔ بھئی! منہ کو کھولو۔ اور ادھر آؤ۔

مریض۔ جیسے ہو دیکھئے اور مرض کا پتہ لگایئے

ڈاکٹر۔ مجھے تو کچھ بھی معلوم نہیں دیتا۔

مریض۔ تعجب کی بات ہے آپ کو کچھ معلوم نہیں دیتا۔

ڈاکٹر۔ کیوں؟

مریض۔ میں نے اس میں کوئی دو ہزار بوتل شراب کی انڈیلی ہے اور آپ کہتے ہیں کچھ بھی نہیں۔

ڈاکٹر۔ خیر یہ بات ہے تو سنو! شراب پی کر بوتلوں کی شکایت کرنے والے کوئی ایک تم ہی نہیں۔ بلکہ ہزاروں ایسے ہیں جو شراب کی بدولت اس گلے میں محل، مکان جائداد، باغ بغیچے، اور ہر ایک قسم کا مال و دولت کھو دیتے ہیں پھر کچھ نظر نہیں آتا۔

ٹیمپرنس گائڈ

الہ آباد مشن کالج سے ۱۰ بی۔ اے کے امتحان میں کامیاب ہوئے۔ اور ۱۲ ایف۔ اے کے امتحان میں کامیاب نکلے۔ یہ اچھا نتیجہ ہے۔

مسیح ذات الٰہی کا مظہر ہے

انسان میں یہ ایک طبعی خواہش ہے کہ جس کو وہ پیار کرتا ہے۔ اس کا دیدار بھی حاصل کرے۔ جب تک نہ ہو ایک قسم کی اس وقت تک بے چینی رہتی ہے۔ یہ بھی ظاہر ہے کہ اپنے محبوب کو دیکھنے اور اس سے بات چیت کرنے سے رشتۂ الفت اور بھی زیادہ مضبوط ہو جاتا ہے اس کے بغیر زیادتی محبت کا کوئی اور ذریعہ نہیں ہو سکتا جن لوگوں نے الٰہی محبت میں اپنے تئیں غرق کرنا چاہا۔ انہوں نے پیشتر تو کسی دنیاوی چیز سے محبت کرنا شروع کی اور اس طرح سے وہ بخیال خود عشق مجازی کے ذریعہ عشق حقیقی پر پہونچے۔ صوفیہ کرام کا یہی اصول ہے محبت الٰہی سے پہلے کسی مخلوق سے بے حد محبت کرنا چاہئے اور بعدہٗ اس محبت کو معبود حقیقی کی طرف منعطف کر دینا آسان ہوگا۔ اس غرض کے لئے ان میں بعض تو اپنے مرشد کو اپنا محبوب تصور کر کے اس کی تصویر اپنے دل اور اپنے خیال میں اس طرح نقش کرتے ہیں کہ جس وقت وہ اپنے مرشد کا خیال کرتے ہیں تو فی الفور مرشد کی تصویر ان کے سامنے آ موجود ہوتی ہے۔ اور جب اس میں ان کو کامل مہارت ہو جاتی ہے۔ تو وہ اپنے رسول کی ایک خیالی تصویر کا نقشہ اپنی آنکھوں کے سامنے باندھ دیتے ہیں حتیٰ کہ اس میں بھی ان کو ملکہ حاصل ہو جاتا ہے۔ ان میں پہلی حالت کا نام "فنافی المرشد" اور دوسری حالت کا نام "فنافی رسول" ہے تیسرے درجہ میں وہ خدا کو متشکل سمجھنے لگ جاتے ہیں۔

بعض اوقات وہ خدا کی تصویر کو ایسا سمجھتے ہیں۔ گویا مرشد کی تصویر ہے۔ تاہم خدا کی تصویر کو وہ بہت بڑا درجہ دیتے ہیں اور جب اس منزل میں کامل دسترس ہو جاتی ہے تو وہ "فنافی اللہ" کے درجہ پر دبزعم خود پہونچ جاتے ہیں۔

اہل ہنود میں بت پرستی کی غایت یہی ہے کہ عابد اپنے معبود کو دیکھنا چاہتے ہیں۔ اور چونکہ وہ نظر نہیں آتا اسلئے اس کی کوئی خیالی صورت یا مورت بنا لیتے ہیں۔ ہندو مذہب میں چونکہ قوت صرف خدا ہی سے نکل سکتی ہے اسلئے انہوں نے ہر ایک قوی چیز کو ایک خیالی صورت دیدی اور یا قوت وروں کی پرستش شروع کر دی چونکہ قوت کا مخرج خدا ہے۔ بس جہاں سے قوت نکلی وہاں ضرور خدا کا ظہور ہے یہی وجہ ہے کہ بہادروں۔ راجوں اور مہاراجوں کی پرستش شروع ہو گئی۔ بلکہ زمانہ حال میں تو جہلا نے ریل گاڑی کی بھی پرستش شروع کر دی تھی بہرکیف تصویر پرستی یا بت پرستی کی علت غائی یہی ہے کہ انسان اپنے محبوب کو دیکھنا چاہتا ہے۔

ہم نے اوپر بیان کیا ہے کہ یہ انسان کا طبعی خاصہ ہے کہ وہ اپنے محبوب کے دیدار کی خواہش کرے۔ ہر ایک شخص کا حقیقی محبوب صرف خدا ہی ہو سکتا ہے ہر شخص یہی چاہتا ہے کہ اس کا محبوب باوفا اور ہمیشہ پاس رہنے والا ہو۔ مگر دنیا کی کوئی چیز یا مخلوق ہمیشہ کسی کے پاس نہیں رہ سکتی۔ دنیا اور دنیا کی ہر ایک چیز تبدیل پذیر ہے۔ بس ناممکن ہے کہ دنیا میں انسان کا کوئی حقیقی محبوب ہو۔ صرف خدا ہی محبوب ہو سکتا ہے۔ اور اسی غرض سے صوفیہ کرام نے اپنے مرشد کی شکل میں اور ہندوؤں نے اپنے کسی دیوتا کی شکل میں خدا کو تصور کیا۔ اگرچہ حضرات صوفیہ اور اہل ہنود کے درمیان "شکل الٰہی" کا ایک غلط خیال شائع ہو چکا ہے۔ تاہم یہ امر حقیقت درست ہے کہ انسان جب خدا کو محبوب خیال کریگا تو اس کے دیدار کی خواہش بھی ضرور ہوگی۔ اگر خدا کو محیط کل تصور کیا جائے اور اس کی کوئی صورت شکل نہ مانی جائے تو

حقیقی عابد کو اپنے معشوق کی کوئی نہ کوئی خیالی تصویر ضرور ماننی پڑے گی۔ کیونکہ محیط کل کا تصور کرنا ناممکن ہے۔ اور تصور کے بغیر عاشق کی خواہش پوری نہیں ہو سکتی۔ پس حقیقی عبادت یہی ہے۔ کہ انسان اپنے معبود میں مستغرق ہے یعنی اپنی خواہشوں اور اپنے ارادوں۔ اپنی مرضی بلکہ اپنے آپ کو بھی اس پر قربان کر دے۔

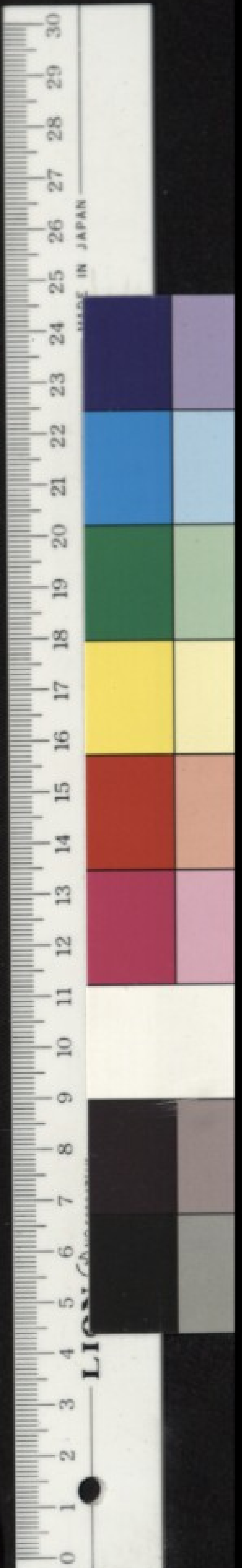
ہم بیان کر چکے ہیں کہ انسان کی طبعی خواہش یہی ہے کہ وہ اپنے حقیقی معبود کا دیدار حاصل کرے۔ مگر نہ تو وہ بغیر کسی خاص شکل کے دیکھا جا سکتا اور نہ اس کا تصور ہو سکتا ہے پس سچے عابد کا مدعا انہی مذاہب میں پورا ہو سکتا ہے۔ جو خدا کے "اوتار" یعنی ذات الٰہی کا انسانی شکل اختیار کرنے پر یقین رکھتے ہیں ہندوستان میں صرف ہندو مذہب خدا کے اوتار ہونے کا قائل ہے ہاں صوفیہ کرام نے محمد صاحب کی نسبت بھی کہا ہے کہ وہ "احمد بلا میم ہے"۔ (احد نے احمد وچہ اکو فرق مرڑی دا) مگر عام طور پر یہ کبھی تسلیم نہیں کیا گیا۔ البتہ اس سے یہ ظاہر ہے کہ صوفیہ کرام خدا کو انسانی شکل میں دیکھنا چاہتے ہیں۔ اہل ہنود ہیں جن لوگوں کو "اوتار" مانا جاتا ہے انہوں نے بذاتہ خود نہ تو کبھی اوتار ہونے کا دعویٰ کیا اور نہ انہوں نے ایسے کام کئے کہ جن کا اطلاق خدا کی ذات پر ہو سکے۔ مگر ایک سچے عابد کو مسیحی مذہب میں پوری تسلی مل سکتی ہے کیونکہ مسیح نے صاف الفاظ میں فرمایا ہے کہ جس نے مجھے دیکھا ہے اس نے خدا کو دیکھا ہے۔ مسیح نے خدا کی جگہ لفظ "باپ" استعمال کیا ہے روحانی تعلیم میں عموماً اسی لفظ کو استعمال کرتا ہے خصوصاً اس وقت جبکہ اس نے اس تعلق کا اظہار کرنا چاہا جو اس کا خدا کیساتھ تھا۔ تو لفظ باپ ہی استعمال کیا ہے۔ تاکہ سامعین پر ظاہر ہو جائے کہ مسیح میں خدا کا عکس ہے۔ اُس نے اس لفظ کا زیادہ تر استعمال ہی نہیں کیا بلکہ اُس عزت کو بھی لینا منظور کیا جو مخلوقات کا حق ہے کہ خدا کو دیں۔ چنانچہ اس نے اپنے لئے سجدہ کو منظور کیا۔ متی کی انجیل کے آٹھویں باب میں مذکور ہے کہ ایک کوڑھی نے اُسے سجدہ کیا بلکہ مسیح نے فرمایا کہ سب لوگ بیٹے کی ویسی ہی عزت کریں جیسی کہ باپ کی کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ اس نے صفات الٰہی کو اپنے واسطے قبول کیا۔ چنانچہ اس نے فرمایا کہ ابن آدم کو زمین پر گناہ کرنے کا اختیار ہے۔ اس نے اپنے تئیں "سمیع الدعا" ہی نہیں بلکہ "مجیب الدعوات" بھی کہا۔ یہ سب الٰہی صفات مسیح نے اپنے واسطے قبول فرمائی ہیں۔ انجیل شریف کا جس شخص نے مطالعہ کیا ہوگا وہ جان سکتا ہے کہ یہ باتیں کیا وجہ رکھتی ہیں۔

پس ہم بڑے زور اور دعوے کیساتھ کہہ سکتے ہیں کہ انسان کی یہ طبعی خواہش کہ وہ اپنے محبوب کو دیکھے۔ صرف مسیحی مذہب میں پوری ہو سکتی ہے کسی مذہب میں ایسی تعلیم نہیں دیجاتی کہ ہم خدا کو دیکھ سکتے ہیں۔ اگرچہ ہندو مذہب میں کئی ایک اوتار مانے جاتے ہیں۔ تاہم کسی اوتار میں وہ اوصاف نہیں پائے جاتے۔ جو خدا کی ذات کے شایاں ہوں اپنے "حقیقی محبوب" کو دیکھنے کی خواہش سے انہوں نے "اوتار کا مسئلہ" اپنے ہاں داخل تو کیا مگر کسی شخص کو وہ خدا کا کامل اوتار نہیں کہہ سکتے۔ اسی طرح مسلمانوں میں صوفیہ کرام نے طرح طرح کے مراقبے الٰہی وصل و دیدار کے حصول کے لئے ایجاد کئے۔ مگر جن لوگوں کو انہوں نے الٰہی ذات کا مظہر ٹھہرایا انہوں نے خود کبھی اس کا دعویٰ نہیں کیا چنانچہ محمد صاحب نے ذات الٰہی کا مظہر ہونے کا کبھی دعویٰ نہیں کیا بلکہ یہی کہا کہ میں خدا کا بندہ ہوں۔ پر چونکہ صوفیوں کی بھی یہی خواہش ہوئی کہ خدا کو دیکھیں۔ سو انہوں نے محمد صاحب کو بھی الٰہی ذات کا مظہر ٹھہرا لیا۔ مگر جیسا کہ اوپر ظاہر کیا گیا صرف خداوند مسیح ہی "الٰہی ذات کا مظہر" ہو سکتا ہے! مسیحی دنیا نے اس کو ذات الٰہی کا مظہر مان لیا ہے اُس نے خود دعوے کیا کہ میں حقیقی معبود اور کل عالم کا مطلوب ہوں۔ اُس کے الفاظ ہیں "کہ راہ حق اور زندگی میں ہوں" "میں سچے انگور کا درخت ہوں اور تم ڈالیاں ہو"۔

اس اجمالی بیان سے یہ تو ظاہر ہو گیا کہ بنی آدم کی خواہش دیدار الٰہی صرف مسیحی مذہب میں پوری ہو سکتی ہے۔ اگر کوئی انسان اسبات کو قبول نہ کرے کہ "حقیقی محبوب" کو دیکھنے کی خواہش طبعاً انسان میں موجود ہے تو ہمیں اس کے انسان ہونے میں بھی شک ہے اور کوئی شخص اس سے بھی انکار نہیں کر سکتا اگر کسی کو محبوب ہونیکا حق حاصل ہے تو وہ صرف خدا ہے اور ہم کہتے ہیں کہ۔ مسیح ذات الٰہی کا مظہر ہے۔

انجیل کے منّادوں کا افلاس

سننے سنا ہے کہ بشپ فرنچ صاحب مرحوم فرمایا کرتے تھے کہ انجیل سنانیوالے خدا کے شہزادے ہیں اور ان کے ایسا فرمانیکا نہ صرف یہ سبب تھا جو خدا کے کلام میں لکھا ہے کہ مبارک ہیں اُنکے قدم جو سلامتی کی بشارتیں سناتے ہیں بلکہ اُنکا بذات خود منادوں کیساتھ جا کر بار بار بازاروں میں منادی کرنا بلکہ خداوند کی خاطر دکھ اور ذلت سہنا اسبات پر دلالت کرتا ہے کہ ان کے تجربہ میں اس کام کی شیرینی اور حلاوت ان کی مبارک روح کو معلوم ہو چکی تھی۔ میں اسوقت مرحوم بزرگ کے تذکرات لکھنے نہیں چاہتا جو کہ انہوں نے انجیل سناتے وقت صعوبتیں اٹھائیں اور نہ



ان کے باقی سوانح تحریر کرنے کا ارادہ ہے۔ میرا مقصد صرف یہ ہے کہ اسباب کو ظاہر کرنے کی کوشش کروں کہ نہ صرف وہ مناد اور مبشر انجیل حالت تذلیل اور افلاس میں رہتے ہیں۔ جو کہ کم علمی اور کم لیاقتی کے باعث اس بزرگ اور پاک اور شریف خدمت کو سرانجام دینے کے ناقابل ہیں۔ ہاں وہ بھی جو کہ دنیاوی مروجہ علوم وغیرہ سے کچھ بہرہ ور ہیں۔ اور اس خدمت پر مقرر اور متعین ہیں۔ اپنے اس اہم فرض میں قاصر ہیں۔ اب ان دونوں قسم کے کارندوں میں سے ایک تو وہ ہیں جنہوں نے روح القدس کی نعمتوں کا مزہ چکھا ہے۔ اور خداوند کی خدمت میں وہ سرور اور حلاوت معلوم کی ہے۔ جو کہ ہر ایک متقی اور ایماندار مسیحی محسوس کیا کرتا ہے۔ لیکن وہ نیک نام ہو گئے۔ کیونکہ ابتدائی خدمت کے شروع میں خواہ وہ بے علم تھے۔ مگر سرگرمی خوب دکھائی اور اگر وہ صاحب علم تھے۔ اور ان کی دوچند شنوائی ہونے لگی۔ میدان بھی چھوٹے نہ سماتے۔ میں اسباب کا انکار ہرگز نہیں کرتا کہ ان کی خدمت کے وقت روح القدس کی امداد و تاثیر ظاہر نہ ہوتی تھی۔ یا خداوند کیساتھ ہو کے کام سرانجام نہ دیتا تھا۔ مگر جب کہ نیک نامی کا سرٹیفکیٹ حاصل ہو چکا اور کلیسیائی بزرگوں کے دلوں میں ایسے کسی شخص کا اعتبار جم گیا تو شیطان نے اب خوب موقعہ پایا تا کہ کچھ تو دل کے غرور کی نہر سے کیونکہ "زوال سے پہلے دل کا غرور ہے۔" اور کچھ اسباب پر مطمئن ہونے سے کہ بزرگونکا گمان میرے حق میں اچھا ہے۔ کام میں سستی لگی۔ اور شیطان نے چاہا کہ اب وہ لعنت جلدی آوے۔ یعنی ملعون ہے وہ جو امیروں کا بھروسہ رکھے۔ ان باتوں سے بھی بڑھکر شیطانی آزمائشوں نے آ دبایا۔ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے سوال پوچھا کہ شیطان کیا کام کیا کرتا ہے جواب دینے والے نے کہا کہ بے کاروں کو بیگار پکڑ کر اپنے کام پر لگایا کرتا ہے۔ شیطان کا کام تو یہ ہے کہ بیسیوں کو بیگار پکڑا کرے۔ لیکن ان مرہم روپ لوگوں کا کام اس

کی خدمت بجا لانا ہے۔ کیونکہ وہ خود تو نہیں کرنا پڑتا ہے۔

یہ امر مسلمہ ہے کہ کوئی شخص کسی وقت یا کسی حالت میں ایک لمحہ بھی بیکار نہیں رہ سکتا ہے۔ اب اگر خداوند کی خدمت چھوڑ دی ہے۔ تو کس کی خدمت کر رہے ہو۔ اپنے دلوں میں سوچو؟ بھائیو مجھے معاف کرنا میں یہ باتیں سب کارندوں کی نسبت نہیں کہہ رہا بلکہ اپنی بیتی سنانا چاہتا ہوں۔ کہ مجھ پر یہ واردات گذر چکی ہوئی ہیں۔ اور آگاہ کرتا ہوں تا کہ اگر کسی بھائی کا یہ حال ہو تو فوراً جاگ اٹھے۔ کیونکہ عبرت کی بات ہے۔ اور نہایت خوف کھاؤ اور ڈرو کہ یہ نالائق یعنی راقم ۲۳ سال سے انجیلی خدمت پر متعین تھا۔ اور اب کہا جاتا ہے۔ کہ کوئی دنیاوی کام تلاش کرو۔ میرا کوئی دشمن نہ تھا اور نہ ہے سوائے ایک کے یعنی شیطان کے۔ واضح رہے کہ اب میں ایک لمحہ بھی بیکار نہیں ہوں۔ اب میرا دل شیطان کا کارخانہ نہیں ہے لیکن خداوند نے کام شروع کر دیا ہوا ہے رات و دن روتا اور اپنے گناہوں سے سچی توبہ کرتا اور اپنے پوشیدہ گناہوں اور زبونیوں کا اقرار کرنے پر مستعد ہوں اور شرماتا نہیں۔ اور مجھے یقین ہے کہ میرا مالک مجھے پھر از سر نو تیار کر رہا ہے۔ خدا کا شکر ہزار ہا شکر ہو کہ یہ مصیبت میرے لئے بڑی برکت کا باعث ہو رہی ہے خیر اب ان باتوں کو چھوڑ کر بر سر مطلب پھر آتا ہوں۔ کہ ہماری ذلت اور افلاس کا باعث کیا ہے۔ نہ صرف انجیلی منادوں کی نسبت یہ وجہ بیان کی جاتی ہے۔ بلکہ تمام بنی آدم پر ان الفاظ کی صداقت اپنی چمک دکھا رہی ہے کہ "جو کام نہ کرے وہ کھانا بھی نہ کھائے۔" خیر گذارہ تو ہوا ہی جاتا ہے۔ گاؤں میں گئے ہوا خوری ہی سہی۔ دورہ پر گئے فرحت اور سیر ہی سہی۔ بازار میں گئے دو چار کیساتھ گپ شپ ہی سہی ریورٹ کی کتاب میں تو ذرہ بھی جھوٹ نہیں۔ کیونکہ گاؤں میں جانا سچ ہے۔ دورہ پر تو چودھری صاحب ساتھ تھے۔ بازار میں گیا بھی دین کی بابت مباحثہ نہیں ہوا ہینڈبل بھی بانٹے تھے۔ وہ انجیل بھی بک گئی تھیں۔

مگر وہ جو دلوں اور گردوں کا جانچنے والا ہے۔ اسکے حضور کونسی کارروائی دکھا رہے ہو؟ وہ کیوں تم کو ذلیل نہ کرے یا مصیبت کے تندور میں نہ تائے یا افلاس کی بے برکتی میں تنگدست نہ رکھے۔ یہ بھی غنیمت ہے کہ وہ ایسا کرے تاکہ تمہاری تربیت ہو۔ کیونکہ تم ابھی تک اس کے فرزند ہو۔ ورنہ جو فریب دے کے اور فریب کھا کے گذارہ کر رہے ہیں۔ وہ اگرچہ چین میں ہیں تو بھی خطرہ ہے کہ خداوند انہیں تربیت نہیں کرتا۔ کیونکہ انہوں نے خداوند کی تربیت کو حقیر جانا تھا۔ اگر کوئی مجھ سے پوچھتا کہ انجیلی بشارت کو ترقی دینے کے لئے کونسی تدبیر اور تجویز بہتر ہے تو میں ایک لفظ میں یہ جواب دیتا کہ منادوں کی دیانتداری۔

اور افلاس اور ذلت کی کیا وجہ ہو۔ بد دیانتی۔ جس میں سستی اور خدا کے حضور ناراستی کی چال وغیرہ شامل ہیں۔ م م ع

مسیح کا شاہی عہدہ

(سلسلہ کے لئے دیکھو پرچہ ۳۰ جولائی سنہ ۱۹۰۹ء)

یہ سب لازوال ہونے پر بھی دلالت کرتے ہیں۔ اور اسی واسطے ہر ایک پر تاج اخلاقی ہیں۔ اور ہر ایک پر اظہر من الشمس ہیں۔ اور قائل کرتے ہیں: تاکہ ہر ایک شخص خدمت مسیح [illegible] گزار کر اس کی تابعداری میں قدم مارے۔ یہ قوت بذات خود مطلق العنان ہے اور ہر روح اور جسم میں لا محدود ہو خود مختیاری ہر کام کو انجام دیتی اور جو کچھ ہمارے تصرف میں ہے۔ اپنے ہی واسطے کام لاتی ہے۔ ان تمام باتوں کی پیشینگوئی صرف خدا کے بشر ہی کے واسطے نہیں ہوئی تھیں۔ بلکہ اس واسطے کہ وہ خدا اور بنی آدم کے مابین ایک شافی اور حامی ہے بطور تثلیث کے دوسرے اقنوم کے اس کی حشمت اور جلال باپ کی قدرت

انتخاب الاخبارات

رنگت کا تعصب

امریکہ جیسا آزاد ملک بھی رنگت کے تعصب سے خالی نہیں ہے۔ پریسیڈنٹ روزویلٹ نے حبشیوں کیساتھ کسی قدر اچھا برتاؤ کیا تھا اور حبشیوں کے ایک لیڈر کی گورنمنٹ ہوس میں دعوت دی تھی۔ اس پر امریکن اخبارات نے آسمان سر پر اٹھایا تھا۔ مسٹر روزویلٹ نے حبشیوں کو کچھ سرکاری عہدے دیئے تھے۔ مگر اب جنوبی ریاستوں نے اس کے خلاف ایجیٹیشن کیا۔ اور مسٹر ٹیفٹ جدید پریسیڈنٹ نے مجبور ہوکر حاحبشی سرکاری عہدیداروں کو ٹیکس میں موقوف کردیا ہے۔

دنیا کی سیاحی

مسٹر ارنالڈ سٹینز صاحب یونیورسٹی اسپرتوم کے ایک پروفیسر ہیں۔ وہ بازی بدکر روئے زمین کے گرد پیدل سفر کرتے ہیں۔ ساٹھ ہزار میل کا فاصلہ عرصہ چھ سال کے اندر طے کرکے اگر واپس آئیں گے۔ تو آپ ایک لاکھ فرانک کی بازی جیتیں گے۔ وہ حال میں عدن سے بمبئی وارد ہوئے ہیں۔ سمندری سفر دخانی جہاز میں طے کیا جاتا ہے۔ اور باقی سفر پیدل۔ ۱۹۰۶ء سے اس سیاحت میں مصروف ہیں۔ اور منجملہ ۶۰ ہزار کے ۲۷ ہزار میل کا فاصلہ اب تک پورا کرچکے ہیں۔ ۳۳ ہزار میل باقی ہے۔ اور آثار سے ظاہر ہے کہ ۱۹۱۲ء تک یہ فاصلہ طے کیا جائیگا۔ آپ کی اوسط رفتار ۳۰ سے ۴۰ میل یومیہ ہے۔ بمبئی سے کلکتہ اور بنکاک (سیام) جائیں گے۔ وہاں سے سنگاپور۔ پھر ٹانکن سے چین ہوکر ملک سائبیریا کو پیدل عبور کرکے وطن (ہالینڈ) میں واپس آئیں گے۔ شاباش۔ اس اولوالعزمی پر۔

جوتے چور

پٹھان کوٹ ضلع گورداسپور کی جامع مسجد میں ایک نمازی صاحب نماز چھوڑ جماعت سے پیچھے ہٹ کر جوتوں کا گٹھڑا باندھ کر چل دیا۔ مگر فوراً پکڑا گیا۔ اسی دن موجان کی مسجد چودہریانوالی ایک اور شخص نمازیوں کے جوتے چراتا ہوا پکڑا گیا۔ افسوس کہ آدمی کا نفس کیسا بیحیا ہے عبادت کے خاص وقت بھی اپنے نفس پرستی کو نہیں چھوڑتا

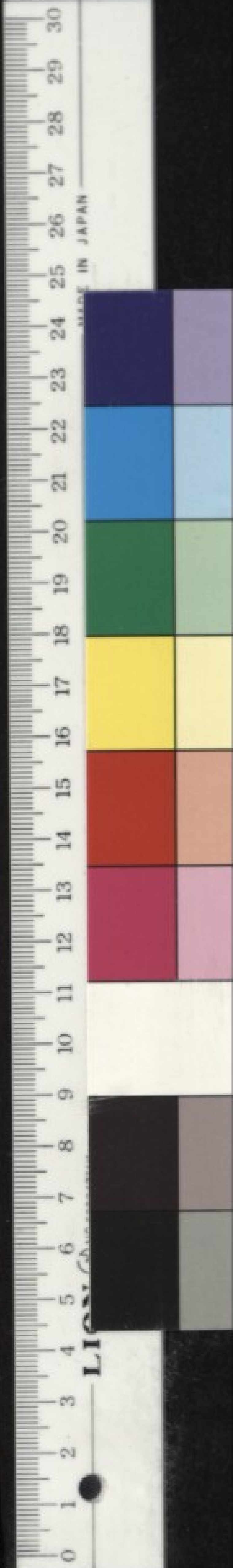
چوری سرزوری

۵ جولائی ۱۹۰۹ء کی شب کا واقعہ ہے۔ کہ ایک معزز شیخ ملازم محکمہ نہر کی بیوی جو ڈاکٹر صدر بازار پشاور کی صاحبزادی ہیں۔ اپنے رشتہ دار کے گھر سے بارہ بجے کے وقت معہ اپنے دو بچوں اور ایک نوکر کے شہر سے صدر کی طرف اپنے گھر کو جارہی تھیں۔ جب اُن کی گاڑی ریلوے سٹیشن کے قریب پہونچی تو پکٹ پولیس کے چند سپاہیوں نے جو اس وقت گھوم رہے تھے۔ ٹمٹم کو روک لیا۔ اور ٹمٹم والے سے کہا۔ کہ تمہاری ٹمٹم میں لالٹین نہیں ہے اس لئے تم کو کوتوالی جانا ہوگا۔ آؤ چلو۔ ہاں اگر تم بھی کچھ رقم دو تو ہم تمہیں چھوڑ سکتے ہیں۔ ورنہ ضرور تمہیں کوتوالی لے جائینگے۔ اتفاق سے اس کے پاس کچھ رقم نہ تھی۔ اسلئے بہتیرا ان کو سمجھایا گیا اور بہکایا گیا۔ منت سماجت کی۔ مگر وہ ایک نہ مانے۔ آخرکار غریب عورت نے اپنی بے عزتی اور بے آبروئی کے خیال سے سونے کی ایک انگوٹھی اتارکر ان کے حوالہ کی۔ انگوٹھی لے کر انہوں نے زیادہ ستانا شروع کیا۔ اس پر اس نے گلے کا ہار نکال کر دیدیا۔ جب انہوں نے پیچھا چھوڑا خدا خدا کرکے جب وہ گھر پہونچیں تو اس نے سب کیفیت اپنے والد اور بھائی سے بیان کی۔ انہوں نے فوراً پولیس میں رپوٹ کی۔ جس پر ایک سب انسپکٹر تحقیقات کرنے کے لئے مقرر کیا گیا۔ سب انسپکٹر کی تحقیق اور تفتیش سے رحمت اللہ۔ قلاب۔ بشیر زماں اور کالا نامے چار ہزارہ وال کنسٹبل گرفتار کئے گئے ہیں جن میں سے دو نے تو اقرار کرکے ساتھ ہی اپنے حصہ کا ہیل اور انگوٹھی بھی حوالے کر دی ہے۔ مگر دو ابھی تک نکر ہی میں ہیں۔ کہ آپ کا بھوت بھی جلد اتر جائیگا اور وہ اقرار کریں گے۔ چاروں سپاہیوں کا کشونمنٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں چالان کیا گیا ہے۔ دیکھئے کیا حشر اور فیصلہ ہوتا ہے۔ افسوس ہے کہ جو لوگ ہمارے محافظ مقرر ہیں۔ وہ ہی ڈاکو بنجاتے ہیں۔ تو دوسروں کا کیا ٹھکانا ہو۔ افغان لسپاور

سرکاری اپیل اور بنگالی جوش

کلکتہ کے بابو اربندو گھوش صاحب نے حال میں ایک اور عام تقریر میں جناب لفٹنٹ گورنر بنگال کی اصلاح کا جواب دیا ہے۔

جناب ممدوح نے کونسل آئین بنگالہ پچھلے اجلاس میں رعایا کے باافر لیڈروں اور تمام سربرآوردہ لوگوں کو مخاطب کرکے فرمایا تھا کہ انارکسٹ سازش کے سنگین جرائم کے انسداد اور بیخ کنی میں گورنمنٹ کا ہاتھ بٹانا چاہیے۔ ورنہ اس کا نتیجہ خود رعایا کے لئے خراب ہوگا۔ گورنمنٹ اپنے فرائض میں ہرگز کچھ کسر نہ رکھہ سکیگی۔ اور گیہوں کے ساتھ گھن بھی پس جائینگے اور مجرموں کے ساتھ بے گناہ بھی مارے جائینگے۔ تو اُس میں سرکار کا قصور نہ ہوگا۔ اس صاف بیانی کے جواب میں بابو صاحب نے کہا۔ کہ گورنمنٹ کا رعایا کے لوگوں سے اس قسم کی امید کرنا سراسر فضول ہے۔ رعایا کے سب لوگوں سے سرکار صرف قانونی احکام کی تعمیل کی امید کرسکتے ہیں۔ لیکن یہ امید نہیں رکھہ سکتے کہ لوگ سرکاری حکام کا انسداد





جرائم میں ہاتھ بٹاویں۔ یہ اس صورت میں ہوسکتا ہے کہ گورنمنٹ کا انتظام حکومت ہر دلعزیز اور نیک نام ہو۔ رعایا کو تقریروں اور تحریروں کی کامل آزادگی دیجاوے۔ سخت قوانین موقوف کئے جاویں۔ بے گناہوں پر سرکاری مقدمات چلانا بند کیا جاوے۔ رعایا کو یقین دلایا جاوے کہ سرکار ان کو نوآبادیوں کی سی آزاد حکومت خوداختیاری دینے کو تیار ہے۔ لیکن چونکہ سرکار ایسا نہیں کرتی۔ اور وہ سخت قوانین سے بگیناہ لوگ کو خواہ مخواہ سزائیں دیتی اور مقدمے چلاتی اور ان کو جلاوطن کرتی۔ لہٰذا رعایا کے لوگ کیونکر لفٹننٹ گورنر کی صلاح قبول کرسکتے ہیں۔ اور کیونکر انسداد جرائم میں سرکاری حکام کا ہاتھ بٹا سکتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ سرکار جتنی سختی کریگی۔ اس سے خود سرکار کا نقصان ہوگا۔ اور رعایا کا فائدہ ہوگا۔

کلکتہ کا اخبار اٹنڈین مرر بابو صاحب موصوف کی تقریر کی روش پر افسوس کرتا ہے۔ کہ ایسی باتوں سے کیا فائدہ متصور ہے۔ بابو ارنبدو گھوش نے آنریبل مسٹر گوکھلے کی تقریر سے بھی بزور مخالفت کی کہ جس تقریر میں انھوں نے پونہ کے حاضرین جلسہ سے نہایت پردرد فقرات میں عرض کی تھی۔ کہ گورنمنٹ کو ناراضی اور بیزاری کا موقعہ نہ دیں۔ اس کے غضب کی آگ میں تیل نہ ڈالیں۔ بلکہ ٹھنڈے پانی سے اس کے غصے کو شانت کریں۔ اہل ہند کے تمام فوائد اور ترقیوں کے مدارس سرکار انگریزی کی مہربانی اور خوشی پر مبنی ہے سرکار خوش ہوکر ہر قسم کی رعائتیں دیسکتی ہے۔ لیکن اگر اعتبار کو بگاڑیں گے۔ اور اس کے غصے کو بھڑکائیں گے تو گویا اپنے ہاتھوں سے اپنے پیروں پر کلہاڑی ماریں گے۔ اہل ہند کے پاس کونسی چیز ہے کہ جس سے وہ سرکار انگریزی کیساتھ مقابلہ کرنے کی جرات کرسکتے ہیں۔ جن لوگوں نے ۱۸۵۷ء کا ایک زمانہ دیکھا یا اس کی تواریخ کا مطالعہ کیا ہے۔ ان سے دریافت کیا جائے کہ سرکار کے غصے میں کیسی سخت تباہی اور بربادی ہے۔

عجیب ٹیکسوں کی کیفیت

برٹین میں پہلے زمانہ میں نہایت عجیب ٹیکس لگا کرتے تھے جنکا ذکر رسمین پیٹریٹ کرتا ہے۔ ولیم پٹ بڑا مشہور شخص تھا۔ جو ایسے ٹیکسوں کے ایجاد کرنے کے لئے شہرت رکھتا تھا۔

(۱) یہ ٹیکس وگ دبال کی ٹوپی) پر تھا۔ اس سے صرف پادری صاحبان جن کی آمدنی ۱۰۰ پونڈ سالانہ سے کم تھی۔ اور فوج کے ادنیٰ عہدیدار اور وہ والدین جنکی دو لڑکیاں ہوں بری تھے۔ اس ٹیکس کی بڑی مخالفت کی گئی اور آخرکار بند ہوگیا۔

(۲) دوسرا ٹیکس نوکر عورتوں پر تھا جبکہ عورت نوکر رکھنے پر ۲ شلنگ اور ۶ پنس تھا۔ اور اگر دو عورتیں ہوں تو ۵ شلنگ دینے پڑتے تھے۔ اس کا رواج بہت رہا۔ اور اس وقت پیدائش اموات اور شادی وغیرہ پر بھی ٹیکس لگائے گئے۔ اگر کوئی سردار شادی کرتا اس کو ۵۰ پونڈ ادا کرنے پڑتے تھے۔ اور جب کوئی بڑے خاندان میں وارث پیدا ہوتا۔ تو اس سے ۳۰ پونڈ ۴ شلنگ طلب ہوتے۔ اور ہر ایک فرزند نرینہ کی پیدائش پر ۲۵ پونڈ ۲ شلنگ دینے پڑتے تھے اگر کسی امیر کی عورت فوت ہوجائے تو اس کو دفنانے کے لئے ۵۰ پونڈ ۴ شلنگ دینے پڑتے تھے۔ اور عوام الناس کے لئے بھی مرنے پر تھوڑی تھوڑی رقم دینی پڑتی تھی۔

(۳) تیسرا ٹیکس کنواروں پر تھا۔ ۱۶۹۵ء سے ۱۷۰۶ء تک ۲۵ سال کی عمر سے زیادہ پر عوام سے ایک شلنگ سالیانہ لیا جاتا تھا اور امرا سے ۵ پونڈ سے ۱۰ پونڈ اور ۱۰ شلنگ تک لیا جاتا تھا اگر وہ بڑے اعلےٰ سردار ہوں تو اس ٹیکس کی مقدار ۵۰۰۰ پونڈ تک پہونچتی تھی۔

ولیم سوئم نے کاغذوں پر ٹیکس لگایا۔ ایک ٹن کاغذوں پر ۲ پونڈ ٹیکس لگایا جاتا تھا۔ ۱۸۳۰ء میں چارلس نائیٹ کو کاغذوں کی بابت سائیکلوپیڈیا کتاب کی بابت ۵۰۰۰ پونڈ دینا پڑا۔

ملکہ این نے اخبارات پر ایک پنس فی اخبار کے شیٹ پر لگایا۔ اور ہر ایک اشتہار کے لئے ۲ شلنگ ۶ پنس زائد تھا۔

سب سے عجیب اور دکھ دینے والا ٹیکس ونڈو ٹیکس تھا۔ یعنے گھروں کی تاکیوں پر ٹیکس تھا جس سے لوگوں کو بڑی تکلیف ہوئی۔

ملکہ الزبیتھ کے وقت بیرڈ ٹیکس لگایا جاتا تھا۔ جس کے رو سے ڈاڑھی رکھنے پر ۳ شلنگ ۴ پنس ادا کرنے پڑتے تھے۔

ایک جاپانی شہر میں آتش زدگی

جاپان کا ایک شہر اوساکا آتشزدگی سے برباد ہوگیا بہت لوگ ہلاک ہوئے اور ایک عظیم الشان مندر منہدم ہوا۔ اوساکا جاپان کے تین بڑے شہروں میں سے ایک ہے اسی کی آبادی ۱۰ لاکھ کے قریب ہے یعنے کلکتہ کے برابر ہے وہاں ۱۴۰۰ بدھ مندر ہیں لیکن سب سے مشہور جسکی نسبت منہدم ہونیکی خبر آئی ہے شہر کے جنوب شرقی حصے میں بہت بڑا رقبہ گھیرے ہوئے ہے اسکا بڑا صنعتی اور حرفتی شہر ہے وہاں لوہے اور تانبے کے کارخانے۔ روئی لنگ ملز۔ پیپر ملز گلاس فیکٹریاں۔ شکر صاف کرنیکا کارخانہ چاول چھانٹ کرنے۔ شراب اور جہاز سازی کے عظیم الشان کارخانے ہیں

گلدستۂ اخبار

رام نگر میں ایک مسلمان عورت کو لوٹا گیا۔

سانگلہ میں ایک حجام نے ایک سکھ کو نہیرنا۔ دنا خن گیرسے قتل کرڈالا۔

پریاگ میں تین لاکھ کے سرمایہ سے شوگر فیکٹری کھولی گئی ہے۔ نصف روپیہ اکٹھا ہوچکا ہے۔ مشین گلاسگو سے منگائی گئی ہے۔ اس فیکٹری کا بنیادی پتھر لفٹنٹ گورنر بہادر رکھیں گے۔

نواب صاحب رام پور کی معرفت کسی فیاض مسلمان نے ایک لاکھ روپیہ کا عطیہ علیگڈھ کالج کو دیا ہے۔ پر اپنا نام ظاہر نہیں کیا۔ شاباش

کلکتہ میں ایک عورت کو جس نے ایک ۷ سالہ معصوم لڑکی کو صرف ۲۰ روپیہ کے زیور کے لالچ سے مار کر تالاب میں پھینک دیا تھا پھانسی کا حکم ہوا۔

لندن میں مدن لال کے لئے پھانسی کی تاریخ ۱۷ اگست مقرر ہوئی ہے۔

سرولیم کرزن وائلی کی بیوہ کو ۵۰۰ پونڈ سالانہ پنشن مقرر ہوئی ہے جو ہندوستان کے خزانہ سے ملیگی۔

میونسپلٹی بمبئی کا ایک پارسی ملازم ۱۲۰۰ روپیہ کا غبن کرکے بھاگ گیا۔ وہ کلکتہ سے پکڑا آیا۔ عدالت میں جرم سے انکار کیا۔ پر غبن کا روپیہ بھی بھر دیا۔ مجسٹریٹ صاحب نے اس خیال سے کہ نقصان پورا کر دیا ہے۔ اور خاندان کا شریف ہے۔ اور ۹ سالہ ملازمت میں نیک چلن تھا صرف ۱۰۰۰ روپیہ جرمانہ کی سزا دہی پر اکتفا کی ورنہ چھ ماہ قید سخت بھوگنی پڑتی۔ جرمانہ داخل کیا گیا ہو۔

مسٹر ڈی پاچ ولس مرحوم جو دنیا میں سب سے بڑا تمباکو کا تاجر تھا۔ مرتے وقت ۲۰ لاکھ پونڈ چھوڑ گیا جو اس قسم کی سوداگری سے اتنا بڑا سرمایہ جمع کر گیا۔ وہ کس طرح کا نرالا شخص تھا۔

ڈونے ٹو ڈو سیمبلو نے جو ایک نوجوان اٹالین ہے چند سال کی سخت محنت سے صرف بوٹوں پر سیاہی کرنے اور چمکانے کے کام سے ۳ ہزار پونڈ چند سال میں کما کر جمع کیا۔ وہ نیویارک میں اس پیشے کو چلاتا ہے۔

سرکرزن وائلی ۱۱۴۳۰ پونڈ کی جائیداد چھوڑ گئے ہیں۔

آبادی کی اوسط کے لحاظ سے جس قدر کتب ایڈنبرگ میں سے طبع ہوکر مشتہر کی جاتی ہیں۔ اسی قدر دنیا بھر کے کسی شہر سے نہیں نکلتی ہیں۔

آج سے سو برس پیشتر دس آدمیوں کا ایک دن میں ۴۸۰۰ سوئیں تیار کرنا۔ ایک عجوبہ خیال کیا جاتا تھا۔ لیکن آج اتنے ہی عرصے میں تین آدمیوں کا پچیس لاکھ سوئیاں بنالینا ایک معمولی بات ہے۔

اخبار افغان مخبر ہے کہ موضع کلوارہ کے ایک مولوی سرفراز خاں صاحب ایم اے ہیں جنہوں نے اسلامی دنیا کے تقریباً تمام رسالے اور اخبار اگرہ خود لے کر مسلمان طلبا میں تقسیم کر رکھے ہیں۔ اور اس کے علاوہ غریب مسلمان طلبا کے وظائف مقرر کئے ہیں۔ شاباش!

سیالکوٹ کنونشن۔ سیالکوٹ کنونشن میں صرف چھ ہفتہ باقی رہ گئے ہیں۔ مگر ابھی تک کوئی اشتہار وغیرہ اس کے متعلق کسی اخبار میں دیکھا نہیں گیا۔ کیا سکرٹری صاحب کنونشن سیالکوٹ بذریعہ اخبار مشتہر فرماوینگے کہ اب کے سال مجلسوں کا پروگرام کیا ہے۔ اور رہائش وغیرہ کا کیا انتظام کیا گیا ہے۔ اور اس کے لئے کسی صاحب کو لکھنا چاہئے۔

الراقم ایک جو کنونشن میں حاضر ہونا چاہتا ہے۔

رسید زر

پادری ای۔ ای۔ کیمبل	عا
بائیبل ٹیچر جہلم	۲ر
جیون خاں	۱۲ر
تجایا حرنپور	۵ر
گلاب خاں	۲ر

ضرورت ہے

اے۔ ایل۔ او۔ ای مشن ہائی سکول ٹبالہ کے واسطے ایک بی۔ اے پاس سیکنڈ ماسٹر کی جو ریاضی میں کافی مہارت رکھتا ہو۔ اور سینیر انگلو ورنیکلر سند یافتہ ہو۔ تنخواہ ۴۰ روپے سے لغایت ۵۰ روپے تک۔ مسیحی کو ترجیح دیجائیگی۔ درخواستیں ذیل کے پتہ پر آنی چاہئیں۔ مسٹر ایل۔ ایم۔ سرکار بی۔ اے ہیڈ ماسٹر اے۔ ایل۔ او۔ ای مشن ہائی سکول ٹبالہ ضلع گورداسپور

اشتہار

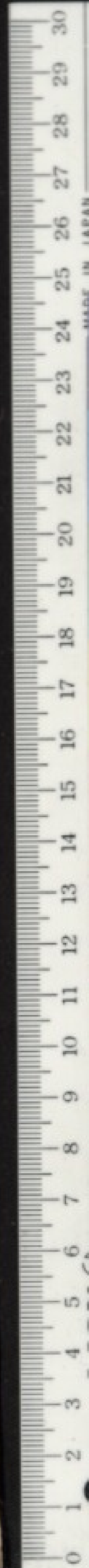
ناظرین مندرجہ ذیل اشیاء خرید کر فائدہ اٹھاویں

بالوں میں لگانے کا خوشبودار تیل قیمت فی شیشی خرد چھ آنے کلاں ۱۰/

سفری چاء۔ یہ چاء تھوڑی مقدار میں گرم پانی میں ڈالنے سے عمدہ ذائقہ دار چاء تیار ہو جاتی ہے نہ اس میں دودھ کی ضرورت نہ چاء نہ چینی کی سب کچھ اس میں تیار رہتا ہے۔ گیارہ آنے پونڈ

مصالحہ گیسوئی ٹکیہ ۲۰ محصولڈاک بذمہ خریدار آرڈر آنے پر تازہ تیار کر کے روانہ کی جاتی ہیں۔

المشتہر جی۔ ایم تائب مشن احاطہ لودیانہ



لاکھ روپیہ کی جان کے واسطے

۱۸۳۴ء خرچنا بات ہی کیا ہے ۔ دیکھو کہ کا آیا اور ساتھ ہی جگہ جگہ ہیضہ جیسا بھی ناممکن ہے پہلے وقت ہو کیوں نہیں ایک شیشی عرق کافور گھر میں ڈال رکھتے ڈاکٹر ڈیس کے برن کا تیار کردہ اصل عرق کافور ۱۸۴۲ء سے تمام ہندوستان میں لاکھوں بار کا آزمایا ہوا ہیضہ کا اکسیر علاج ہے ۱۸۹۶ء میں جب احاطہ بمبئی میں قحط اور ہیضہ پھیلا تب اسی عرق کافور سے ہزاروں اشخاص کی جان بچی تھی اور تین مہینے میں ایک لاکھ شیشیاں فروخت ہوئی تھیں سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں سارٹیفکیٹ اس کے موجود ہیں منگا دیں بھر پیجئے جعلی عرق سے ہوشیار قیمت فی شیشی عمر ڈاک محصول ایک سے دو شیشی تک مہر امتحاناً بلا قیمت دیا جاتا ہے ضرور آزمایئے ۔ اگر آپ بلا قیمت اس کے نمونہ کو آزمانا چاہتے ہیں تو محصول ڈاک کے واسطے دو ٹکٹ ہند لفافہ میں بھیجئے اور اسی خط میں دس خواندہ شخصوں کے نام و پتہ صاف طور پر لکھ دیجئے پتہ تمام ڈاکخانہ ضلع لکھئے گا ۔ المشتہر ڈاکٹر ڈیس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

پرسبیٹرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں ۱۲ برس میں اس فنڈ نے ۲۰ ہزار روپیوں سے اوپر بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپیہ چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھا لاکھ روپیہ سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۴۴ ہزار روپیہ نقد موجود ہے ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہو سکتا ہے ۔

رپورٹ نئے پراسپیکٹس (اردو و انگریزی) میں منیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم ۔ اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں ۔

سنڈے اسکول کے پرچے

قیمت سالانہ پچاس پرچہ تصویر دار سنڈے اسکول للہ مع محصول ۸ سنہ محصول عہ قیمت ۸ کاپی سبق سنڈے سکول عہ ہر قسم کی خط و کتابت سنڈے اسکول کے پرچوں کے متعلق مسٹر پی وائلی منیجر مشن پریس لودیانہ سے ہونی چاہیے ۔

مخزن مسیحی

یہ ایک پندرہ روزہ مسیحی پرچہ ہے جو رومن اردو انگریزی زبانوں میں مسیحی کارندوں کی خاطر شایع ہوتا ہے ۔ نمونہ کا پرچہ درخواست آنے پر روانہ کیا جاتا ہے تمام درخواستیں بنام ایڈیٹر مخزن مسیحی الہ آباد ہونی چاہیے ۔

انڈین سٹینڈرڈ

پرسبیٹرین کلیسیائے ہند کا انگریزی رسالہ ۔

ایڈیٹر پادری ڈبلیو ۔ سی ۔ اے ۔ بیاور راجپوتانہ

سٹینڈرڈ بنیاد پر تمام ہندوستانی کلیسیاؤں کے اتحاد کا حامی ہے اس میں مشن کے کام کے متعلق ہر پہلو پر آزادانہ طور پر رائے زنی کی جاتی ہے ہر ایک مشنری کو اس کا خریدار ہونا چاہیے ۔

ہر مہینہ اجمیر میں سکاٹش مشن انڈسٹریز کمپنی میں شایع ہوتا ہے قیمت دو روپے سالانہ مع محصول ڈاک

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک عہ
ہندوستان پنجاب ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۸/
غیر ملک سے ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۸ے
قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جاوے

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہار	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	۸ر	۸ے	ے
چوتھائی کالم	۸ے	ے	عہ
نصف کالم	ے	عہ	سعہ
پورا کالم	عہ	سعہ	سہ
پورا صفحہ	سہ	صہ	للعہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۸ر مابعد کے لئے ۸ر فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا ۔

نوٹ ۔ نامہ نگاروں اپنی اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں

سی بی ہائی سکول لودیانہ ۔

قایم شدہ ۱۸۷۵ء

پر فضا محل وقوع

مستند استاد

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

صرف نیک چلن عیسائی طلبا داخل ہو سکتے ہیں ۔

شرح خرچ خوراک مع فیس جماعت فی ماہ صہ

اگر دو طالب علم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ ۳ ۔ یا زیادہ للعہ کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا ۔

کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا گروکودل وکیرج وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری ۔ میز کرسی وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر تیار ہوتا ہے ۔ قیمت رکشا للعہ سے ۱۰ عہ تک گروکودل لعہ

مزید دریافت حال کے لئے منیجر صاحب اسکول ہذا سے خط و کتابت کریں ۔

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان
ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ
اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کیلئے اکسیر ہے ضعف بصارت
تاریکی چشم جالا پڑبال غبار پھولا سبل سرخی ابتدائی موتیا بند پانی جانا خارش
وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا
استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی
بھی حاجت نہیں رہتی بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے
قیمت اسلئے کم رکھی ہے کہ ہر خاص و عام اس سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ
جو سال بھر کیلئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ ہے
خالص ممیرہ فی ماشہ عنہ مصری تولہ محصول ڈاک بذمہ خریدار درخواست کے وقت
حوالہ اخبار ضرور دیں نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہئے

[illegible]

[illegible]

المشتہر پروفیسر میا سنگہ آہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

پادری ای ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و مینیجر نور افشاں کیلئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام [illegible] چھپا اور شایع ہوا